بچوں کی اسلامی تربیت کے لیے شاہکار نظمیں

# روشنی کی کرن

اثرؔ جونپوری

ASHIANA
PUBLICATIONS

CamScanner

بچوں کی اسلامی تربیت کے لیے شاہکار نظمیں

# روشنی کی کرن

اثر جونپوری

آشیانہ پبلی کیشنز

CamScanner

جملہ حقوق آشیانہ پبلی کیشنز محفوظ ہیں

اشاعت اوّل 2020ء

اس کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت اور کسی بھی مقصد کے لیے
استعمال کرنے سے پہلے ناشر سے اجازت لینا ضروری ہے

انٹرنیشنل اسٹینڈرڈ بک نمبر (ISBN)
978-969-9136-13-9

مدیرِ اعلیٰ: محمد فیصل شہزاد     مدیر: اعظم طارق کوہستانی

کتاب: روشنی کی کرن (نظمیں)
شاعر: اثر جونپوری
تزئین کار: نصر اللہ ناصر
ناشر: آشیانہ پبلی کیشنز
طباعت: فاروقی پرنٹرز
قیمت: ۴۵۰/-

BS-48، ظفر ٹاؤن، لانڈھی، کراچی
0333-3718343  0342-4198208
Ashiana-Publications



CamScanner

# فہرست


ایک باکمال شاعر ........ ۵
پیشِ لفظ ........ ۷

## بابُ الحمد باری تعالیٰ شانہ

شفا اللہ دیتا ہے ........ ۹
بچوں کی دعا ........ ۱۰
حاجت روا ہے خدا ........ ۱۲
حرم مکی میں لکھے گئے اشعار ........ ۱۴

## باب حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ختمِ نبوت کے صدقے ........ ۱۶
رحمتِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ........ ۱۷
روشنی کی کرن ........ ۱۹
صلی اللہ علیہ وسلم ........ ۲۰

## منقبتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

صدیق رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ ........ ۲۲
امام ہے! ........ ۲۳
نیابت حسین رضی اللہ عنہ کی ........ ۲۴
جرنیل دین ........ ۲۵

## باب حب الوطن

عزمِ مجاہد ........ ۲۷
پاکستان ہمارا بھی ہے ........ ۲۸
ہم ہیں پاکستان سے ........ ۳۰

## باب النصیحہ

آدمی ........ ۳۳
اچھے بچے ........ ۳۴
بچوں کا اسلام پڑھو تم ........ ۳۵
بائک کی سواری ........ ۳۶
علمِ دین عبادت ہے ........ ۳۸
علمِ حاصل کرو ........ ۳۹
جھوٹ ........ ۴۰
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے ........ ۴۱
کھیل ........ ۴۲
اپنے ریحان کی یاد میں ........ ۴۳
مرثیہ کا جواب ........ ۴۴
مری امی ........ ۴۵
مشغل ........ ۴۶
میٹھی میٹھی بات کرو ........ ۴۷
والدین کا سایہ ........ ۴۸
ہم محافظ عالم اسلام کے ........ ۵۰
نشان ........ ۵۱
عالمِ دین کی عظمت ........ ۵۲
پیارے بچو ........ ۵۳
سیب کھانا چاہیے ........ ۵۴
ٹیپو سلطان بنو تم ........ ۵۵

# فہرست


تم اس بچے کو چھوٹا مت سمجھنا ........ ۵۶
عجلت تم دکھلاؤ مت ........ ۵۷
غمِ فرقت ........ ۵۸
مرے بچو ........ ۵۹

## باب الصیام والعیدین

اللہ رکھا ........ ۶۱
دلچسپ سماں ........ ۶۲
عید آئی ہے ........ ۶۳
عید مناؤ ........ ۶۴
ہمارا بکرا ........ ۶۵
آخری دیدار ........ ۶۶
گائے گائے ........ ۶۷
قربان ہے بکرا ........ ۶۸

## باب الانبہ (یعنی "آم کا باب")

آیا آم کا موسم آیا ........ ۷۰
آم آنے کو ہے ........ ۷۱
مینگو ........ ۷۲
مرغوبِ خاص وعام ........ ۷۳

## باب الحیوان والطیور
## (یعنی جانوروں اور پرندوں کا باب)

حکومت شیر کی ........ ۷۶
بھنورا ........ ۷۷
ہرن ........ ۷۸
جگنو ........ ۷۹
خرگوش ........ ۸۰
توتا ........ ۸۱
اُلو ........ ۸۲
بلی ........ ۸۳
چھپکلی ........ ۸۴
چیونٹی ........ ۸۵
بھالو ........ ۸۶
لومڑی ........ ۸۷

## باب المفرحات

آلو بھالو ........ ۸۹
انالوتی ........ ۹۰
محترمہ ڈینگی ........ ۹۱
منے میاں کا تجزیہ ........ ۹۲
شرارت ........ ۹۳
بھوت ........ ۹۴
گزارش ........ ۹۵

# ایک باکمال شاعر

دورِ حاضر کی بزم ہائے شاعری میں اِک نئی جوت جگانے والے شاعر جناب اثر جونپوری کے نام سے اب کون واقف نہیں! وہ محض شاعر نہیں، ایک عالم، ایک مصلح اور ایک مُربّی ہیں۔ ان کا دل ہمیشہ اُمتِ مسلمہ کے لیے دھڑکتا ہے اور انہی دھڑکنوں کے زیر و بم سے وہ مُنوّر شاعری پھوٹتی ہے جس سے نسلِ جدید اخلاق، حیا، دین داری، تقویٰ اور معرفت کے اسباق پڑھ رہی ہے۔

جناب اثر جونپوری کی شاعری بالخصوص ہمارے نوجوانوں، خواتین اور بچوں کے لیے ہے۔ اس میں دلچسپی بھی ہے اور علم و حکمت بھی۔ اس میں سخن کی چاشنی بھی ہے اور اسلامی آداب کی دوا بھی۔ ان کی شاعری پڑھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں بامقصد شاعری کے چشمے ابھی خشک نہیں ہوئے۔ گزشتہ صدی میں جو کام حالی، اکبر اور اقبال نے شروع کیا تھا، جناب اثر اسی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ان کی شاعری کسی کا چربہ یا کہیں سے سرقہ نہیں۔ یہ تو خداداد نعمت ہے جو انہیں ودیعت ہوئی ہے اور وہ اسے ایک فرض سمجھ کر آگے تقسیم کر رہے ہیں۔

جناب اثر کا تازہ مجموعہ کلام "روشنی کی کرن" کے عنوان سے اب منصۂ شہود پر آ رہا ہے۔ حسبِ روایت یہ بھی ظاہری و باطنی حسن و تزئین سے آراستہ و پیراستہ ہے۔ اس کا ایک ایک شعر بچوں، بڑوں اور حضرات و خواتین سب کے لیے یکساں طور پر فرحت افزا، روح پرور اور ایمان افروز ہے۔ اُمید ہے کہ اہلِ دل اسے ہاتھوں ہاتھ لیں گے، قلبی امراض میں مبتلا مخلوق کے لیے یہ شاہکار باعثِ شفا ہو گا اور موصوف کے گزشتہ مجموعہ ہائے کلام کی طرح اس کے اثرات بھی ہمارے معاشرے پر دُور دُور تک پڑیں گے۔

محمد اسماعیل ریحان

مصنف، تاریخ نگار

# انتساب

اللہ تعالیٰ اشتیاق احمد صاحب رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی تحریرات کو تا قیامت ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔

میں اس کتاب کو ان کے نامِ نامی سے منسوب کرتا ہوا طمانیت محسوس کر رہا ہوں۔

اثر جونپوری

کر رہا ہوں پیش جامِ اشتیاق
وقف ہے دیواں بنامِ اشتیاق

# پیشِ لفظ

مستحق ثنا خدائے پاک اور بعد از خدا شہِ لولاک ﷺ

بنا تحریک کوئی عمل بھی وجود میں نہیں آتا اس لئے میں ان قارئین کا شکر گزار ہوں جو گاہ بگاہ بندے کی شاعری کو سراہتے رہتے ہیں، یہی وہ چارہ ہے جو بیچارے شاعر کو ردیف وقوافی سے نبرد آزمائی کا حوصلہ فراہم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کروڑ ہا شکر ہے کہ بچوں کے پہلے مجموعے (محبت کی کلیاں نصیحت کے پھول) کو بعض اسکول اور مدارس والوں نے بھی ہاتھوں ہاتھ لیا یہاں تک کے اُس کے دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کے ساتھ ہی دوسرا مجموعہ بھی طباعت کے لیے تیار ہے۔

بندۂ ناچیز کو جو اللہ تعالیٰ کی جواد و کریم ذات نے سخن کا بحرِ ذخار عطا فرمایا ہے، بندے کے نزدیک اِس لحاظ سے اشاعت کی رفتار سست ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کلام کی اشاعت کا انتظام بھی دستِ غیب سے فرما دے۔ نیز موجودہ کلام کی اشاعت کے معاونین کو جزائے عظیم عطا فرمائے، آمین!

اثر جونپوری

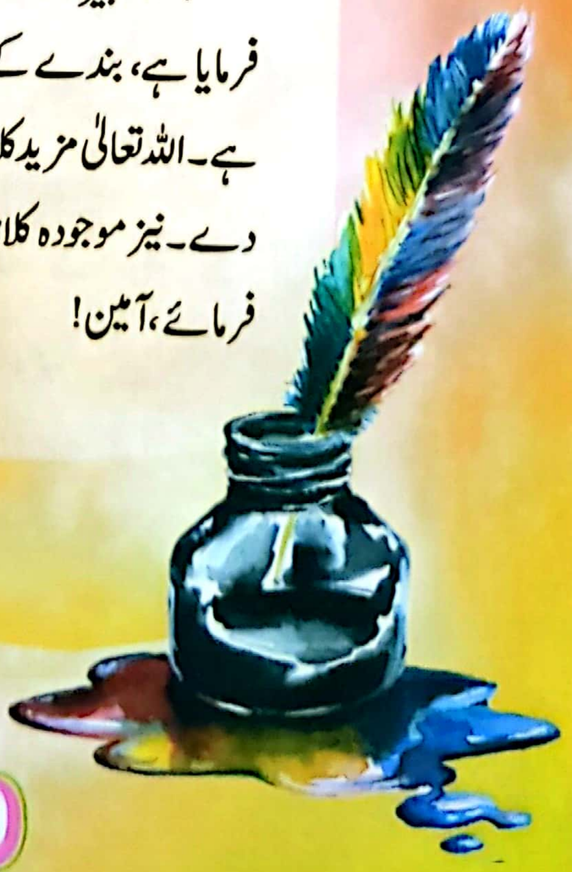

# بابُ الحمد باری تعالیٰ شانہ

وہ جو حاضر ہے ناظر ہے موجود ہے
وہ خدا ہے خدا، وہ خدا ہے خدا



CS CamScanner

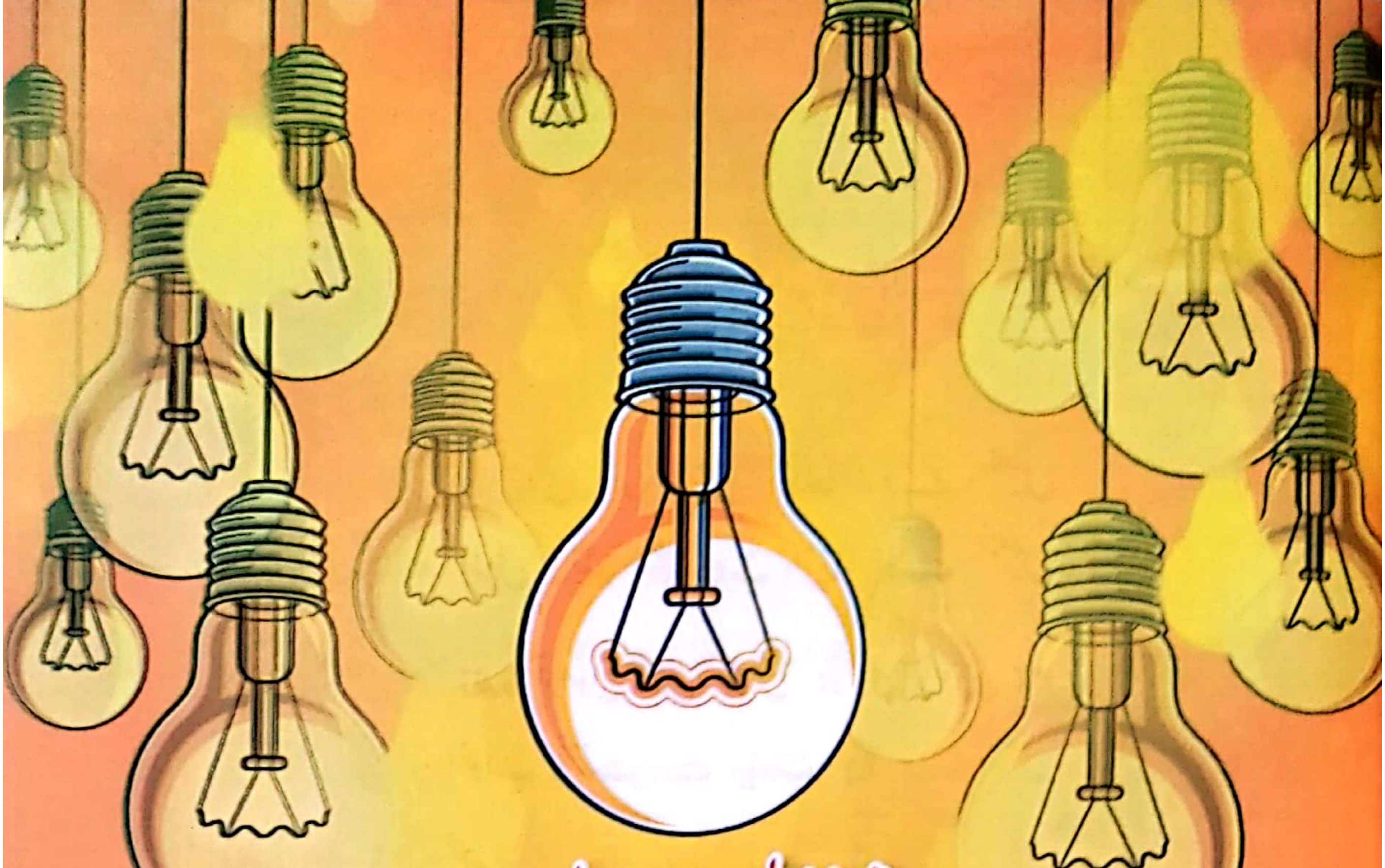

# شفا اللہ دیتا ہے

جو نیکوکار ہیں ان کو جزا اللہ دیتا ہے
جو بدکردار ہیں ان کو سزا اللہ دیتا ہے

وہی بادل بناتا ہے وہی برساتا ہے بارش
اثر مردہ زمینوں کو جِلا اللہ دیتا ہے

یہ ٹیبلیٹ، اور انجکشن کبھی کرتے ہیں ری ایکشن
ہوا ثابت، مریضوں کو شفا اللہ دیتا ہے

کسان و کھیت، تخم و ہل نظر آتے ہیں گو فاعل
مگر رازق تو ہے مولیٰ، غذا اللہ دیتا ہے

بظاہر جگمگائیں قمقمے بجلی کے ظاہر کو
مگر باطن کو انوار و ضیا اللہ دیتا ہے

جو اس کے ذکر سے سرشار ہو جائے، تو سچ پوچھو
فقیری میں بھی شاہی کا مزہ اللہ دیتا ہے

تجلی جذب کی جس وقت گمراہوں پہ نازل ہو
وہ فاسق کو مقامِ اولیا اللہ دیتا ہے

کروں توصیف میں اس کی کہاں میری بساط اتنی
اثر مجھ کو یہ الفاظِ ثنا اللہ دیتا ہے

# بچوں کی دعا

یا الٰہی رہِ حق دکھا دے ہمیں
منزلِ خلد کا اب پتا دے ہمیں

زندہ قوموں میں شامل ہو اپنا بھی نام
خوابِ غفلت سے یارب جگا دے ہمیں

جس سے سارا جہاں جگمگانے لگے
ایسا علم و عمل کا دیا دے ہمیں

قول اور فعل میں ہو نہ ہرگز تضاد
عالمِ باعمل تو بنا دے ہمیں

کر نہ محتاج ہم کو کسی غیر کا
دوسروں کا سہارا بنا دے ہمیں

لب ہلائیں نہ آنکھیں ملائیں کبھی
یوں بڑوں کا ادب تو سکھا دے ہمیں

ہوں وہ استاد، یا والدین، اے خدا
سب کی خدمت کا خوگر بنا دے ہمیں

ہم محبت تو کرتے ہیں سرکار ﷺ سے
اب اطاعت کا پیکر بنا دے ہمیں

ضعفِ ایمان سے ہم ہیں بیمارِ ''وھن''
اس مرض سے الٰہی شفا دے ہمیں

غیر کی اب غلامی سے آزاد ہوں
جرأت و ہمت و حوصلہ دے ہمیں

ہم زمانے میں مغلوب و مقہور ہیں
غلبۂ مسلمیں پھر دکھا دے ہمیں

جس سے اصحاب و اسلاف سرشار تھے
پھر وہی جذبۂ جانفزا دے ہمیں

حاصل اقبال ہو دوجہاں میں اثرؔ
ایسی پروازِ شاہیں خدا دے ہمیں

☆☆☆

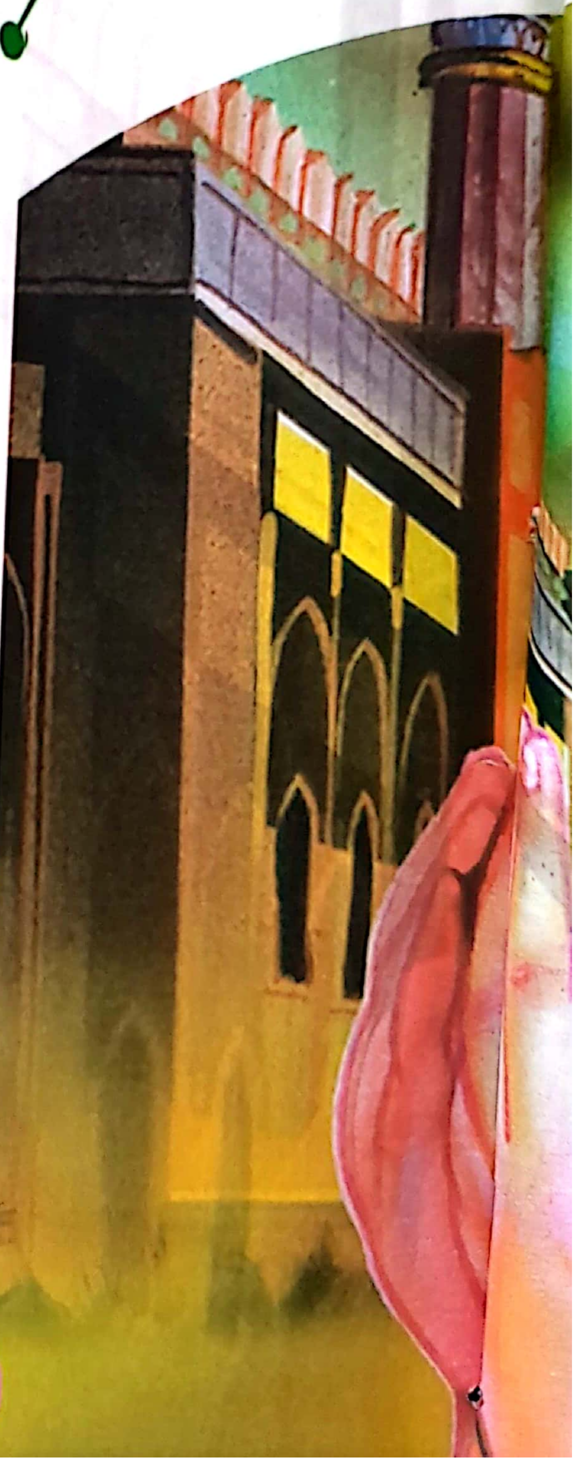



CS CamScanner

# حاجت روا ہے خدا

عقل کرتی ہے دریافت کیا ہے خدا
عشق کہتا ہے دل میں چھپا ہے خدا

بے وفا اور ہرجائی سارا جہاں
باوفا ہے خدا باوفا ہے خدا

یاس کو پاس آنے نہ دینا کبھی
آس رکھنا سدا، آسرا ہے خدا

جو مصیبت کو ٹالے نہیں کوئی اور
صرف اور صرف مشکل کشا ہے خدا

ساری دنیا خدا ہی کی محتاج ہے
ساری دنیا کا حاجت روا ہے خدا

وہ جو حاضر ہے ناظر ہے موجود ہے
وہ خدا ہے خدا، وہ خدا ہے خدا

صرف جسموں کے افعال ہی سے نہیں
دل کے رازوں سے بھی آشنا ہے خدا

اس کو آتی نہیں ہے کبھی اونگھ بھی
از ازل تا ابد جاگتا ہے خدا

کس نے غفلت میں ڈالا ہے مجھ سے تجھے
غافل انسان سے پوچھتا ہے خدا

بندے کر دیں فراموش یہ اور بات
اپنے بندوں کو کب بھولتا ہے خدا

کوئی اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں
ہر نفس ہر طرف دیکھتا ہے خدا

ناز کرتے ہیں جو مامتا پر، سنیں
بڑھ کے ماؤں سے بھی چاہتا ہے خدا

ڈر ہو موجِ حوادث کا کیونکر اثر
میری ناؤ کا جب ناخدا ہے خدا

☆☆☆

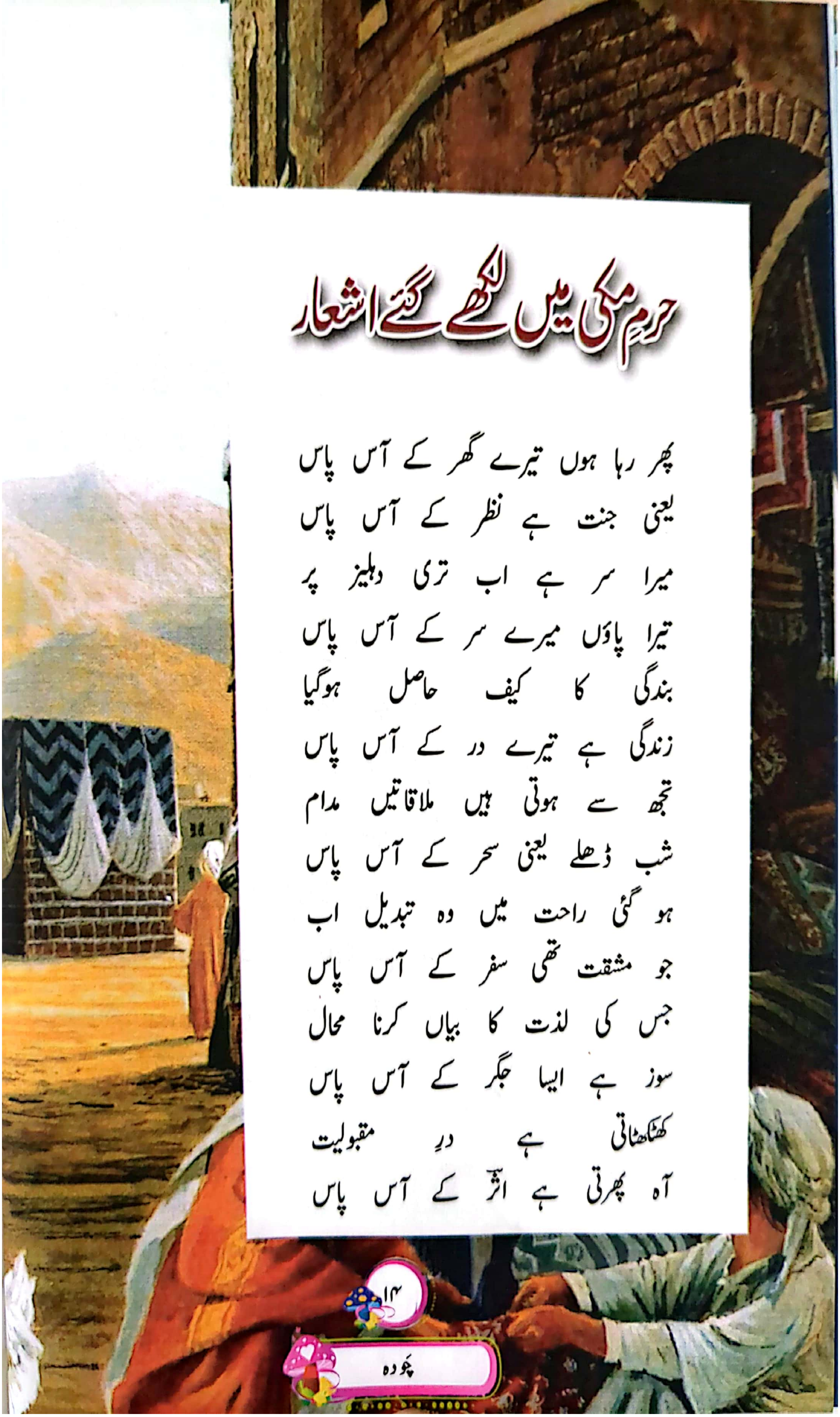

# حرم مکی میں لکھے گئے اشعار

پھر رہا ہوں تیرے گھر کے آس پاس
یعنی جنت ہے نظر کے آس پاس
میرا سر ہے اب تری دہلیز پر
تیرا پاؤں میرے سر کے آس پاس
بندگی کا کیف حاصل ہوگیا
زندگی ہے تیرے در کے آس پاس
تجھ سے ہوتی ہیں ملاقاتیں مدام
شب ڈھلے یعنی سحر کے آس پاس
ہو گئی راحت میں وہ تبدیل اب
جو مشقت تھی سفر کے آس پاس
جس کی لذت کا بیاں کرنا محال
سوز ہے ایسا جگر کے آس پاس
کھٹکھٹاتی ہے درِ مقبولیت
آہ پھرتی ہے اثر کے آس پاس

# بابِ حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

بن کے ہدایت چھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا میں جب آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

# ختمِ نبوت کے صدقے

کیا رب نے یہ انتظامِ نبوت
ہوا آپ ﷺ پر اختتامِ نبوت

نبوت کا دروازہ اب ہے مقفل
نہ لے حشر تک کوئی نامِ نبوت

شہِ دیں ﷺ کے ختمِ نبوت کے صدقے
رہے گا سدا فیضِ عامِ نبوت

بڑھے لاکھ تعدادِ کذاب لیکن
گھٹے گا نہیں احتشامِ نبوت

نہ ہو گا مرے بعد کوئی نبی اب
کرو نشر جگ میں پیامِ نبوت

اسے آقا تسلیم کر لے گی دنیا
جو بن جائے ادنیٰ غلامِ نبوت

خدا نے جوامع کلم سے نوازا
موثر معطر کلامِ نبوت

نہ ہو محترم کوئی جھوٹا نبی اب
یہی ہے اثر احترامِ نبوت

# رحمتِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معظم، افضل و اعظم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مکرم، اشرف و اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارا دل بھی ہوتا ہے مکیّف
زباں سے کہتے ہیں جب ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موخر ہیں، مگر سب پر مقدم
کہ رشکِ حضرتِ آدم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہماری منزلیں وابستہ ان سے
ہمارے قائدِ اعظم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمانہ نابلد اسرارِ حق سے
خدا کی ذات کے محرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کا ہر نفس ہو گا وہ تابع
کہ جس کے لب پہ ہو پیہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالمِ رحمت ہیں یعنی
اثر ہیں رحمتِ عالم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

# میرے نبی ﷺ میرے حضور ﷺ

چاہتا ہے میرا جی میرے حضور ﷺ
مدح ہو بس آپ کی میرے حضور ﷺ

آپ کا منصب امام الانبیاء
سارے نبیوں کے نبی میرے حضور ﷺ

تیرگی ہی تیرگی دنیائے کفر
روشنی ہی روشنی میرے حضور ﷺ

آپ کی نسبت، مری وجہِ حیات
میری جاں، میرے نبی میرے حضور ﷺ

آپ کے قدموں میں آ کر جان دوں
ایک حسرت ہے مری میرے حضور ﷺ

دنیا و مافیہا سے بھی فوق تر
ایک سنت آپ کی میرے حضور ﷺ

روزِ محشر بھولیے گا مت مجھے
میں بھی ہوں اک امتی میرے حضور ﷺ

کان میں رس گھولتی ہے آپ کی
گفتگو کی چاشنی میرے حضور ﷺ

آپ ہی کی خاکِ پا سے بنتے ہیں
غوث و ابدال و ولی میرے حضور ﷺ

ہے کہاں وہ آپ کا عالی مقام
اور کہاں یہ شاعری میرے حضور ﷺ

# روشنی کی کرن

ذکرِ شاہِ زمن ﷺ روشنی کی کرن
رشکِ مشکِ ختن روشنی کی کرن
نارِ عصیاں کے بے تھاہ اندھیر میں
رحمتِ ذوالمنن روشنی کی کرن
جنگ جاری ہے اب یاس اور آس کی
تیرگی کی دُکھن روشنی کی کرن
جہل اور گمرہی کی سیہ رات میں
صاحبِ علم و فن روشنی کی کرن
زہرِ باطل کا تریاق جہد و عمل
اہلِ حق کا مشن روشنی کی کرن
کر دیا فارسی انگلش اردو کو مرج
بہرِ مَن مائی سَن روشنی کی کرن
لاکھ فصلِ خزاں ڈالے ڈیرے مگر
باغبانِ چمن روشنی کی کرن
آفتاب تدبر کے ڈھلنے کے بعد
ہے اثر کا سخن روشنی کی کرن

☆☆☆

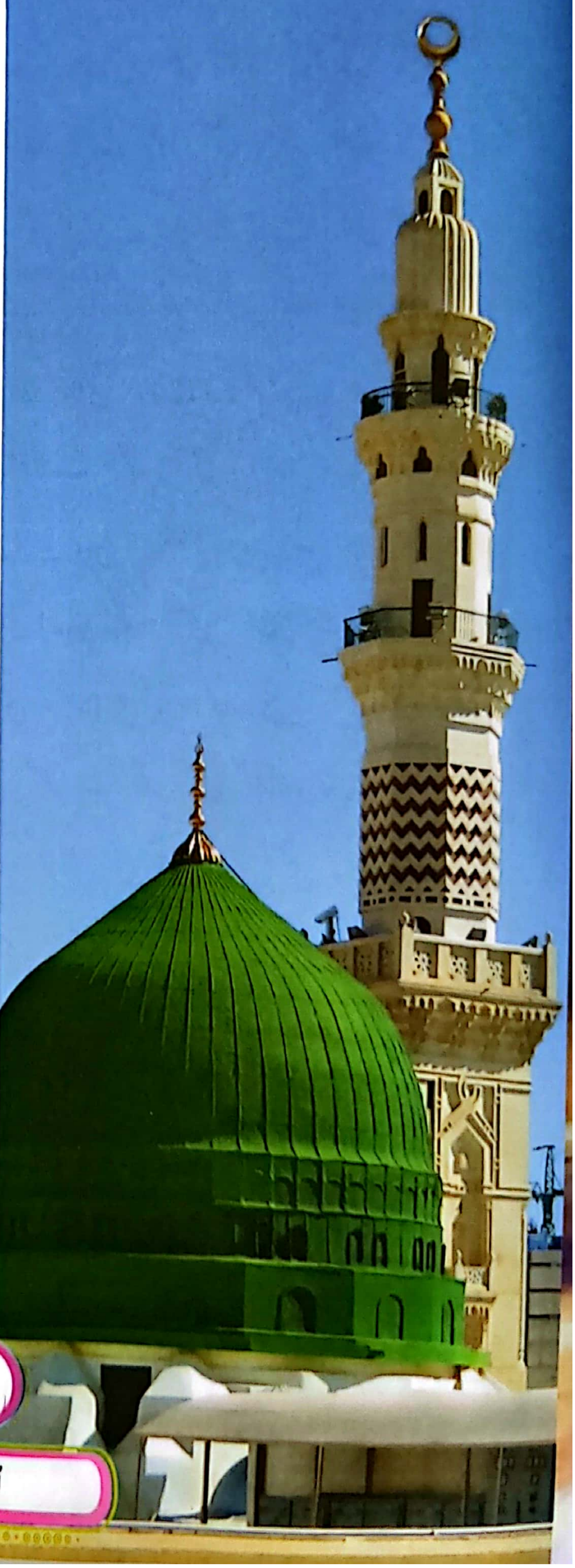

# صلی اللہ علیہ وسلم

بن کے ہدایت چھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا میں جب آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یارب میرا نام بھی لکھ دے ان کے چاہنے والوں میں
میں بھی ہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بداعمالی کی ہو معافی رحمتِ عالم کے صدقے
رحمت ہو مولائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مسلم، مومن، مدحت خواں کیا، طفل و زن و پیر و جواں کیا
عالم ہے شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جس کی آبادی پر ساری دنیا محوِ رشک ہے آج
تھا وہ کبھی صحرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کفر و شرک و گمراہی کی تپتی دھوپ تھی دنیا میں
بادل بن کر چھائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پہنا ہے مدحت کا گہنا میری عظمت کا کیا کہنا
میں ہوں خاکِ پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

# منقبتِ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

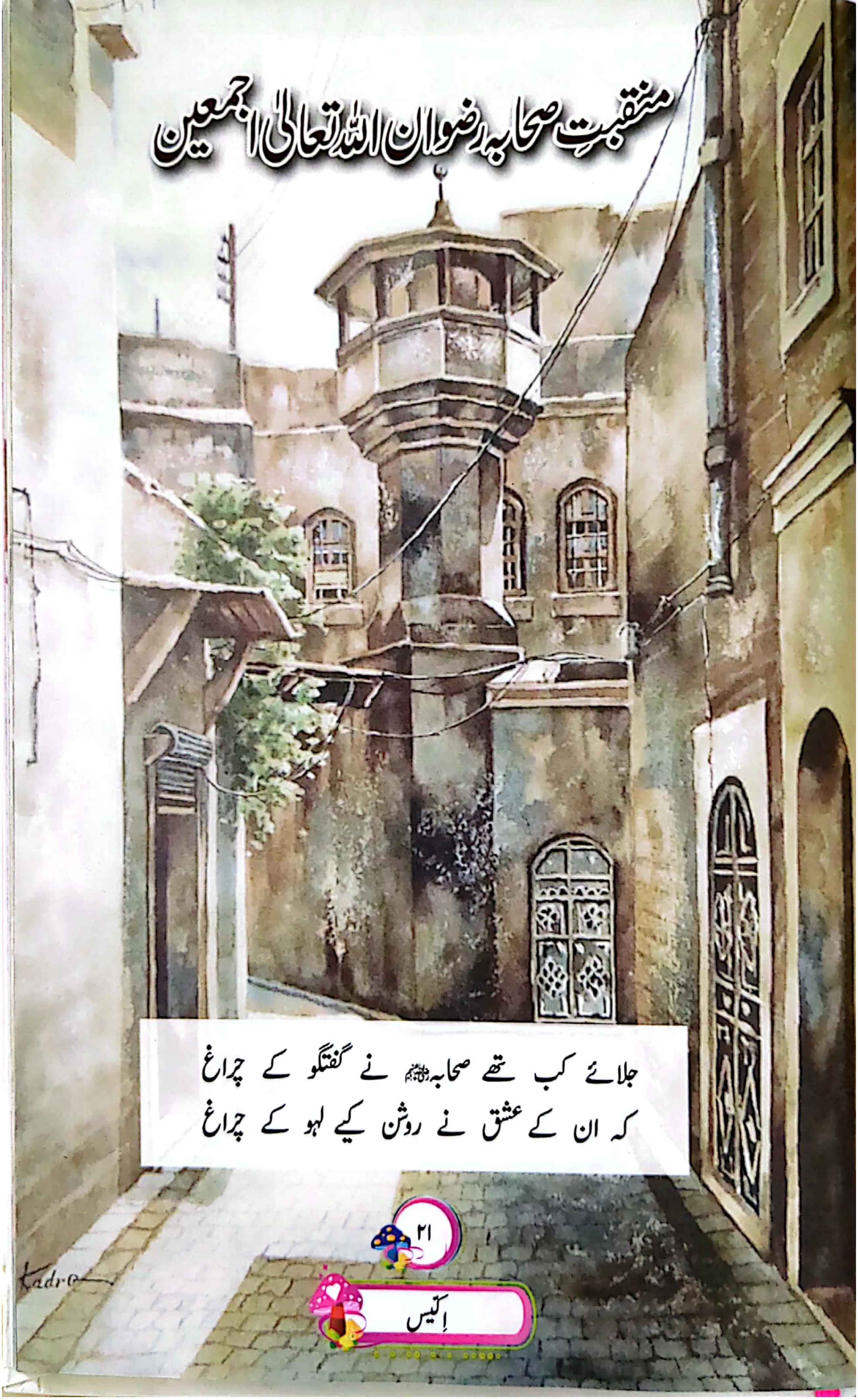

جلائے کب تھے صحابہؓ نے گفتگو کے چراغ
کہ ان کے عشق نے روشن کیے لہو کے چراغ



CamScanner

## صدیق رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ

وہ جن سے ہدایت پھولی پھلی
وہ باغِ شہِ بطحا کی کلی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

وہ جن سے شامِ شرک ڈھلی
وحدت کی نسیمِ صبح چلی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

تاریک شبِ طاغوتی میں
اسلام کی جن سے شمع جلی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

تو نقشِ قدم پر ان کے چل
اللہ کا گر بننا ہے ولی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

گستاخ تفرقہ ڈالتے ہیں
ہے یاری سب میں اچھی بھلی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

جب چاروں کو یکجا دیکھا
ابلیس نے رخ پر خاک ملی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

سر اپنے سب نے پیش کیے
یوں دین پہ جو آفت تھی ٹلی
صدیقؓ وعمرؓ عثمانؓ وعلیؓ

# امام ہے!

سرکارِ دو جہاں ﷺ کا جو ادنیٰ غلام ہے
اہلِ وفا کے قافلے کا وہ امام ہے

ہر ہر ولی ہے قابلِ تعظیم جس طرح
ہر ہر صحابی قابلِ صد احترام ہے

سرشارِ عشقِ حق ہے وہی جس کے ہاتھ میں
اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کی محبت کا جام ہے

کیونکر ہو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص کا جواز
جب عام مسلمین کی غیبت حرام ہے

بوبکر رضی اللہ عنہ ہوں عمر رضی اللہ عنہ ہوں وہ عثمان رضی اللہ عنہ یا علی رضی اللہ عنہ
اسلام سب سے عشق و محبت کا نام ہے

اصحاب رضی اللہ عنہم سب نجومِ ہدایت ہیں آج بھی
اصحابی کالنجوم نبی ﷺ کا کلام ہے

دربارِ عالیہ میں ہوئی جن کی تربیت
ادنیٰ بھی اس گروہ کا عالی مقام ہے

اہلِ جفا سے کوئی شکایت نہیں اثرؔ
اہلِ وفا کو مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے کام ہے

☆☆☆

# نیابت حسین رضی اللہ عنہ کی

محتاجِ تخت کب ہے امارت حسینؓ کی
ہے آج بھی دلوں پہ حکومت حسینؓ کی

فرزانوں کو تقربِ فرعون مرحبا
دیوانوں کے لیے ہے قرابت حسینؓ کی

بے دست و پا بھی ڈٹ گئے باطل کے روبرو
فرمائی اہلِ حق نے نیابت حسینؓ کی

سردارِ دوجہاں کی اطاعت میں جان دی
تاحال ضوفشاں ہے سیادت حسینؓ کی

حکمِ خدا نہ توڑا ریاست کے واسطے
قربان تھی خدا پہ ریاست حسینؓ کی

خود اپنی موت آپ مرے گی سبائیت
گر مشعلِ حیات ہو جرأت حسینؓ کی

باطل کے سامنے نہیں جھکتے ہیں اہلِ حق
ہے آج بھی گواہ شہادت حسینؓ کی

ذاتی مفاد، خواہشِ مسند، نہیں نہیں
اللہ کے لیے تھی سیاست حسینؓ کی

ریشِ حَسین زینتِ رخسار تھی اثر
لائیں تصورات میں صورت حسینؓ کی

# جرنیلِ دین

شایانِ شان ہو یہ دعا کر رہا ہوں میں
حضرت معاویہؓ کی ثنا کر رہا ہوں میں

ذکرِ معاویہؓ ہے بہرحال روشنی
تقسیم دہر میں یہ ضیاء کر رہا ہوں میں

کہتے ہیں جن کو کاتبِ وحیِ کلام پاک
بحرِ سخن کو ان پہ فدا کر رہا ہوں میں

اصحابِ مصطفیٰ ﷺ سے مجھے عشق ہے جبھی
اصحابِ مصطفیٰ ﷺ سے وفا کر رہا ہوں میں

دی ہے سند حضور ﷺ نے، اصحابی کاالنجوم
نجمِ ھدیٰ کو راہنما کر رہا ہوں میں

جو رشکِ ماہتاب ہیں جو رشکِ آفتاب
پیش ان کے سامنے یہ دیا کر رہا ہوں میں

جرنیلِ دینِ حق کا ادا حق ہو کیا اثر
توصیف کر کے گویا خطا کر رہا ہوں میں



CamScanner

# باب حب الوطن

چھوٹے ہیں مگر سعیٔ جہانگیر کریں گے
ہم لوگ اپنے ملک کی تعمیر کریں گے

# عزمِ مجاہد

ہرگز نہ کبھی شکوۂ تقدیر کریں گے
ہم روشنیٔ وحی میں تدبیر کریں گے
چھوٹے ہیں مگر سعیٔ جہانگیر کریں گے
ہم لوگ اپنے ملک کی تعمیر کریں گے

اپنے بڑوں کی عزت و توقیر کریں گے
چھوٹوں کی کبھی ہم نہیں تحقیر کریں گے
بن کر چراغ ملک میں تنویر کریں گے
ہم لوگ اپنے ملک کی تعمیر کریں گے

اک مہرِ جہاں تاب جو دیکھا تھا صدی قبل
اسلاف نے وہ خواب جو دیکھا تھا صدی قبل
حاصل اب اُسی خواب کی تعبیر کریں گے
ہم لوگ اپنے ملک کی تعمیر کریں گے

# پاکستان ہمارا بھی ہے

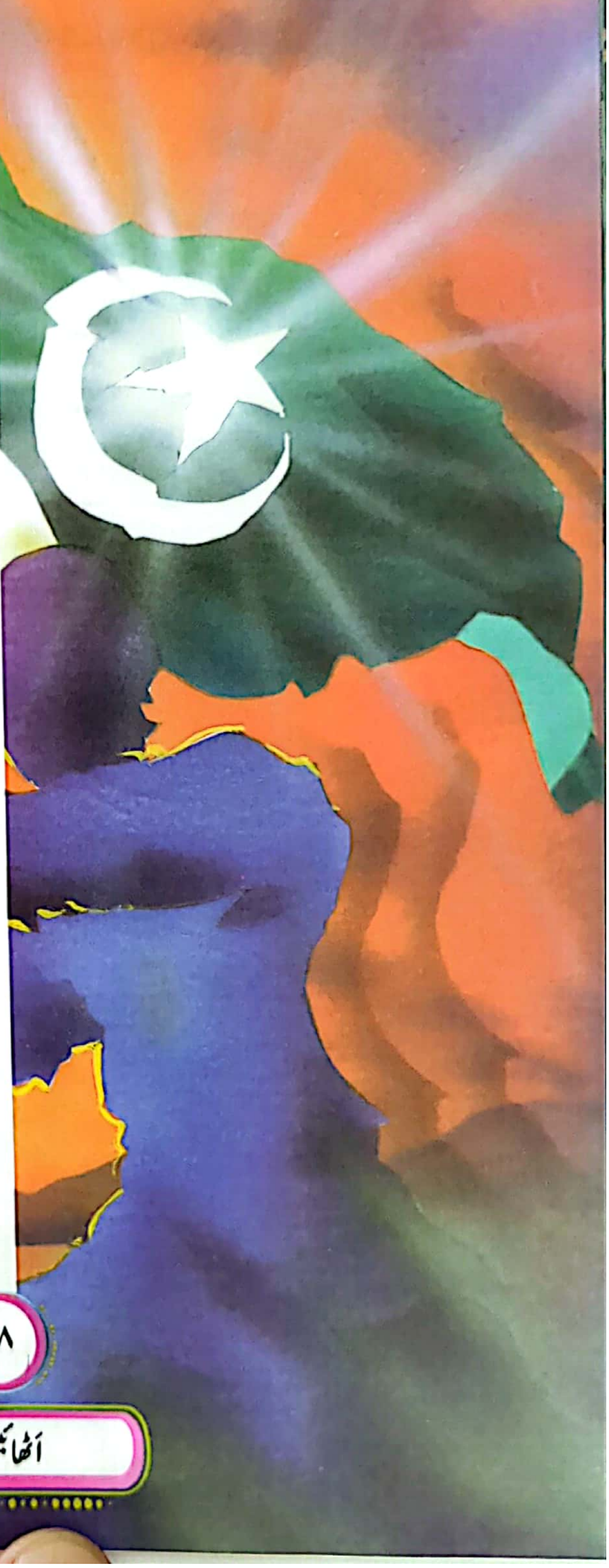

ہم کو جان سے پیارا بھی ہے
آنکھوں کا یہ تارہ بھی ہے
اپنا تو یہ نعرہ بھی ہے
پاکستان ہمارا بھی ہے
پاکستان تمھارا بھی ہے

اس کی اعانت ہم پر لازم
اس کی خدمت ہم پر لازم
اس کی حفاظت ہم پر لازم
پاکستان ہمارا بھی ہے
پاکستان تمھارا بھی ہے

اس کا خسارہ اپنا خسارہ
اس کا دکھ نقصان ہمارا
اس کا غم بھی پیارا پیارا
پاکستان ہمارا بھی ہے
پاکستان تمھارا بھی ہے

پانی کا اسراف ہے منکر
گیس کی قدر بھی لازم ہم پر
بجلی بھی ہو ضائع کیونکر
پاکستان ہمارا بھی ہے
پاکستان تمھارا بھی ہے

ناشکری سے رب کی ڈریں ہم
ہر نعمت کی قدر کریں ہم
کیوں اپنے ہی پیٹ بھریں ہم
پاکستان ہمارا بھی ہے
پاکستان تمھارا بھی ہے

اس کے گاؤں کے رکھوالے ہم
اس کے شہر کے متوالے ہم
ہمت والے دل والے ہم
پاکستان ہمارا بھی ہے
پاکستان تمھارا بھی ہے

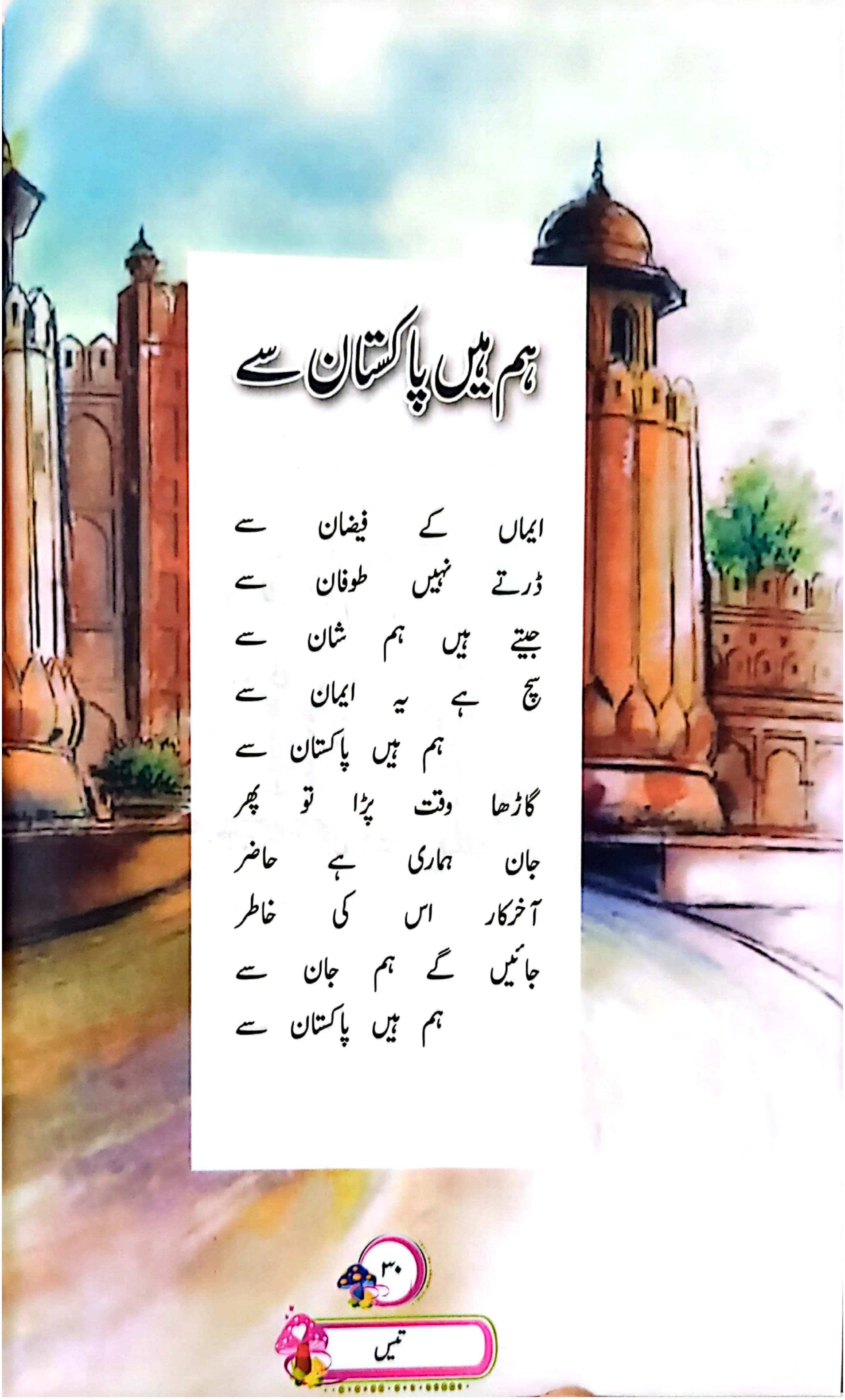

# ہم ہیں پاکستان سے

ایماں کے فیضان سے
ڈرتے نہیں طوفان سے
جیتے ہیں ہم شان سے
سچ ہے یہ ایمان سے
ہم ہیں پاکستان سے
گاڑھا وقت پڑا تو پھر
جان ہماری ہے حاضر
آخرکار اس کی خاطر
جائیں گے ہم جان سے
ہم ہیں پاکستان سے

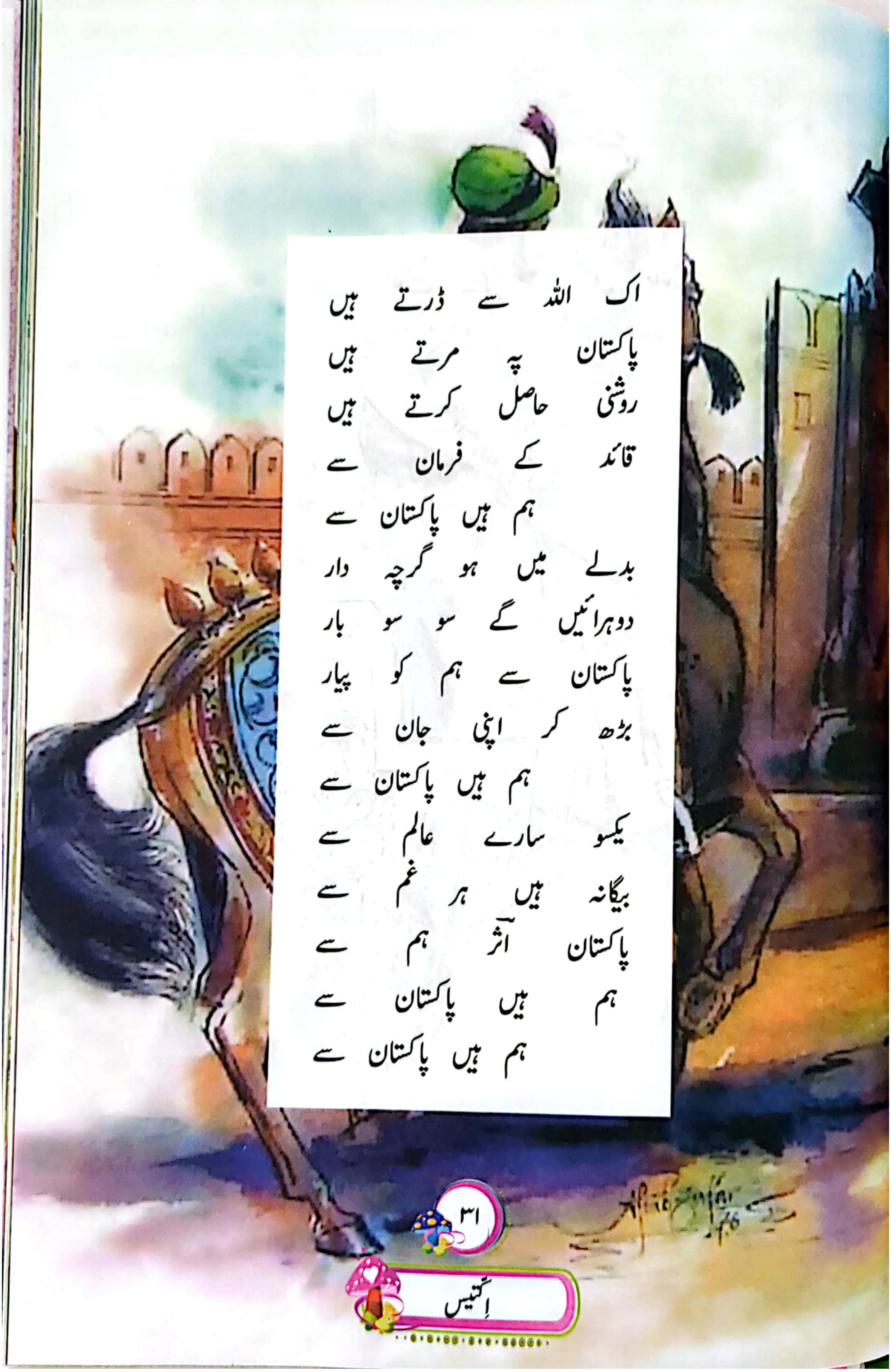

اک اللہ سے ڈرتے ہیں
پاکستان پہ مرتے ہیں
روشنی حاصل کرتے ہیں
قائد کے فرمان سے
ہم ہیں پاکستان سے
بدلے میں ہو گرچہ دار
دوہرائیں گے سو سو بار
پاکستان سے ہم کو پیار
بڑھ کر اپنی جان سے
ہم ہیں پاکستان سے
یکسو سارے عالم سے
بیگانہ ہیں ہر غم سے
پاکستان آثر ہم سے
ہم ہیں پاکستان سے
ہم ہیں پاکستان سے

# باب النصیحہ

جنہیں مطلوب ہے جنت میں جانا
وہ پڑھتے ہیں نمازِ پنجگانہ

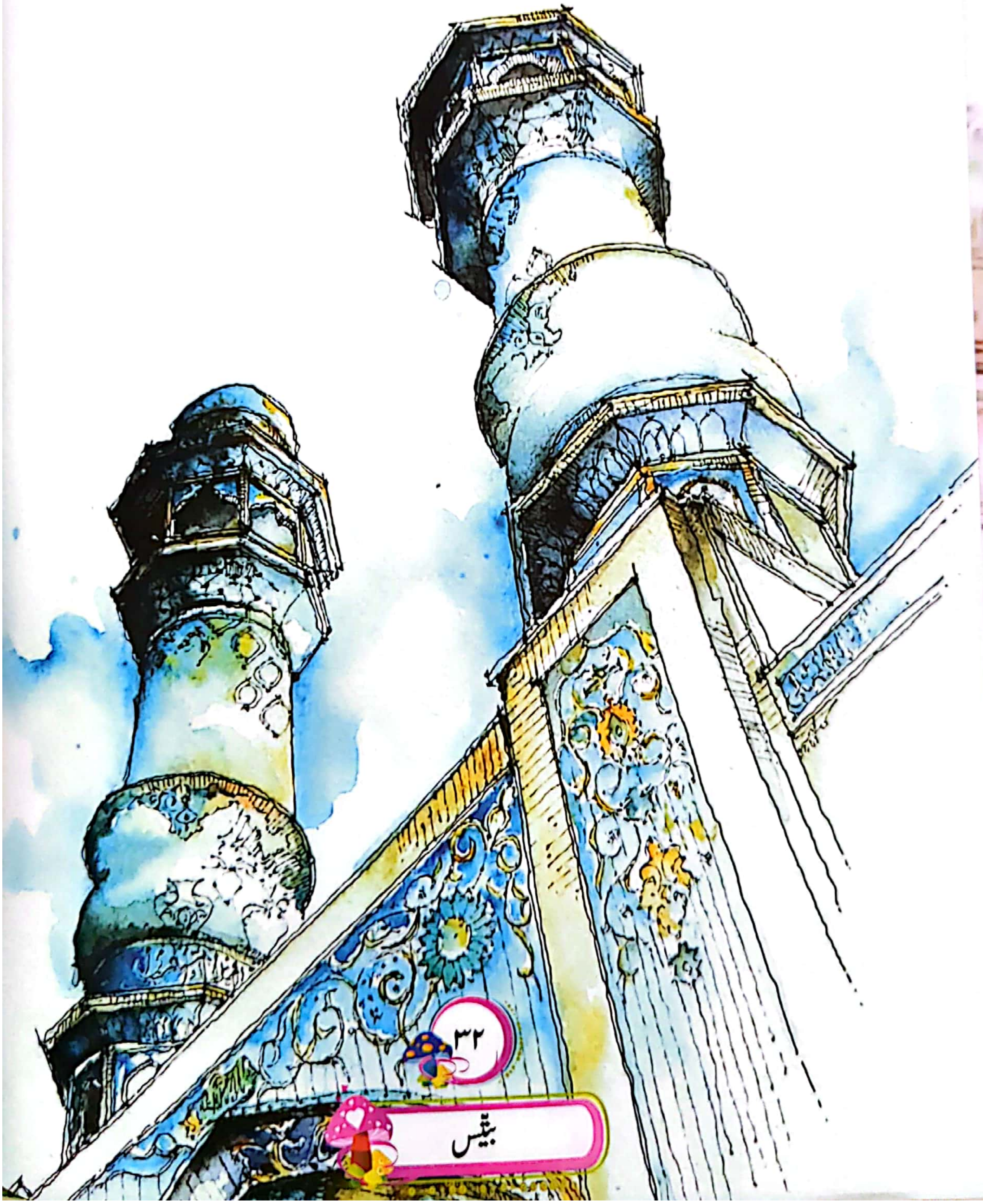

# آدمی

سمجھتا ہے دنیا کو گھر آدمی
ہے انجام سے بے خبر آدمی

مجھے ڈر ہے اس کی تباہی کا اب
خدا سے ہوا ہے نڈر آدمی

گریزاں ہے سونے کے خالق سے اور
بنا ہے پرستارِ زر آدمی

وہ فکرِ زمانہ سے بے فکر ہو
اسی فکر میں گم ہے ہر آدمی

نصیحت تو کرتا ہے قرآں اسے
نہیں باز آتا مگر آدمی

یہی آدمیت کی پہچان ہے
نہ دے آدمی کو ضرر آدمی

بڑا قربِ مولیٰ کا پاتا ہے جب
جھکاتا ہے سجدے میں سر آدمی

جو خود اپنے عیبوں پہ رکھے نظر
ہے دراصل وہ باہنر آدمی

جبھی اس میں موجود ہے شر اثر
کہ ہے درحقیقت بشر آدمی

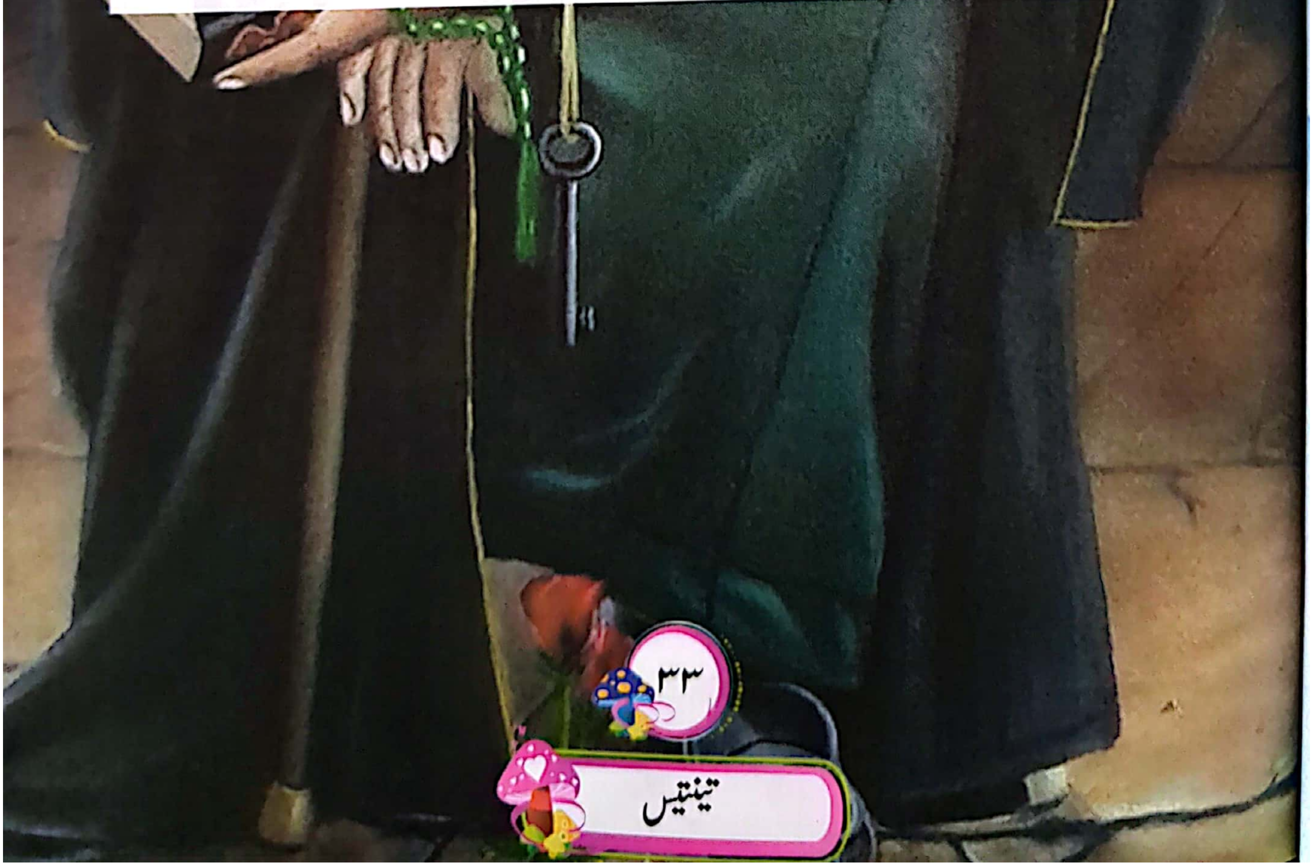

# اچھے بچے

دینِ حق کا دم ہیں بھرتے
ایک اللہ سے ہیں وہ ڈرتے
خالقِ عالم پر ہیں مرتے
اچھے بچے ضد نہیں کرتے

من بھاتی تجویز کی خاطر
چھوٹی موٹی چیز کی خاطر
خود کہیئے کیونکر وہ بپھرتے
اچھے بچے ضد نہیں کرتے

پڑھتے، لکھتے، اٹھتے، سوتے
آتے، جاتے، روتے، دھوتے
کھاتے، پیتے، چڑھتے، اترتے
اچھے بچے ضد نہیں کرتے

خواہش کی تکمیل نہ ہو گر
شور مچاتے کب ہیں رو کر
صبر کی وادی سے ہیں گزرتے
اچھے بچے ضد نہیں کرتے

رکھتے ہیں لہجے میں نرمی
جانتے کب ہیں وہ ہٹ دھرمی
مستقبل میں، ہیں وہ سنورتے
اچھے بچے ضد نہیں کرتے

عجلت وہ کب دکھلاتے ہیں
صبر کا میٹھا پھل کھاتے ہیں
گھاس اثر وہ کب ہیں چرتے
اچھے بچے ضد نہیں کرتے



CamScanner

# بچوں کا اسلام پڑھو تم

رحمانی احکام پڑھو تم
شیطاں ہے ناکام پڑھو تم
صبح پڑھو تم شام پڑھو تم
بچوں کا اسلام پڑھو تم

مت دہکاؤ اپنے دیدے
دیکھو مت شیطانی جریدے
اللہ کا پیغام پڑھو تم
بچوں کا اسلام پڑھو تم

گالی دو ہرگز نہ کسی کو
اچھی اچھی باتیں سیکھو
کیوں تہمت الزام پڑھو تم
بچوں کا اسلام پڑھو تم

دینِ حق پر مرنا ہے تو
دل کو منور کرنا ہے تو
مولیٰ کا انعام پڑھو تم
بچوں کا اسلام پڑھو تم

گمراہوں کی راہ سے بچنا
مظلوموں کی آہ سے بچنا
ظالم کا انجام پڑھو تم
بچوں کا اسلام پڑھو تم

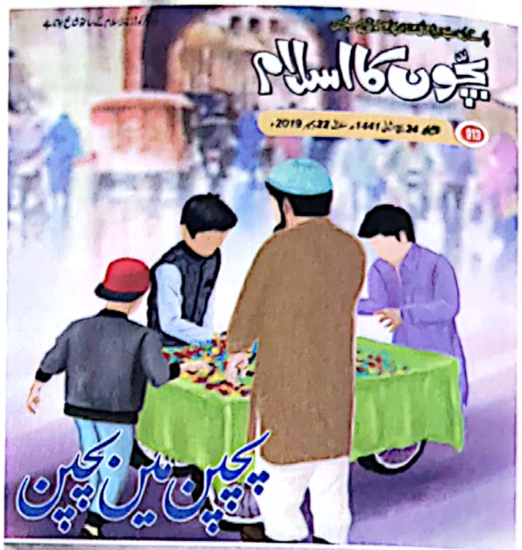

CamScanner

# بائیک کی سواری

اگر ہے تم کو اپنی جان پیاری
کبھی کرنا نہ بائیک کی سواری

اسی کی عاشقی کے چکروں میں
کئی لوگوں نے اپنی جان ہاری

تو کیونکر پائے گا کوئی تحفظ
کہ ہے جب حادثہ غیراختیاری

نہیں انکار ہم کو دوستی سے
نہیں بھاتی مگر قاتل کی یاری

یہ جب بھی سنتی ہے ڈمپر کے ہارن
تو ہو جاتا ہے اس پر وجد طاری

موبائل یوز موٹر سائیکل پر
کنوئیں میں موت کے ہے کھیل جاری

سواری ایک، بندے پانچ اس پر
ہوئی حیرت زدہ مخلوق ساری

کئی تو لادتے ہیں اس پہ ساماں
ہے کتنا عام ذوقِ جاںنثاری

کوئی آوارہ گردی کا ہے شائق
کوئی اس پر رواں ٹاور اواری

کوئی کرتا ہے پاکستان ٹوئر
سو جوڑے ہاتھ خود بائک بچاری

بشر ہی تختۂ مشقِ ستم ہے
حیات و موت کی کُشتی ہے جاری

نہیں سالم اثرؔ اس کے دِوانے
مسلّم ہو گئی بے اعتباری

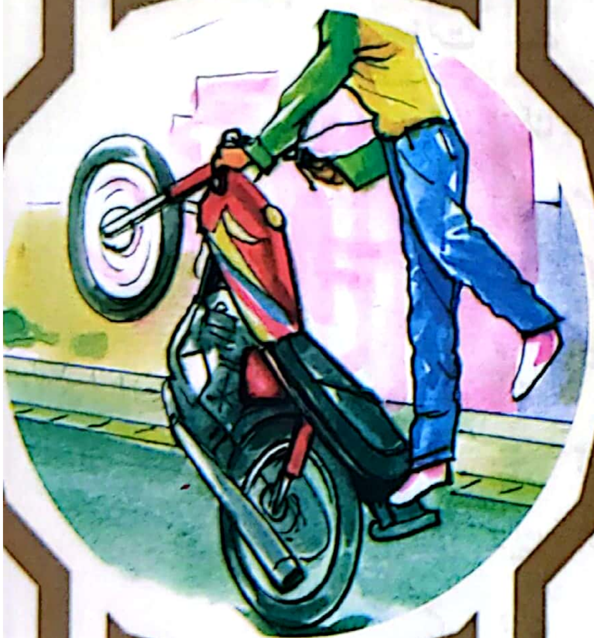

# علمِ دین عبادت ہے

عالم کی جو عزت ہے
علمِ دین کی برکت ہے
علمِ دین سے محرومی
ذلت ہے اور حسرت ہے
علمِ دین ہے وہ رستہ
جس کی منزل جنت ہے
چکھ کر کوئی دیکھے تو
علم میں کیسی لذت ہے
سچ ہے ہر ہر مومن کو
علمِ دین کی حاجت ہے
علمِ دین کو عام کریں
اہلِ علم کی چاہت ہے
ہے یہ آقا ﷺ کا ارشاد
علمِ دین عبادت ہے
لازم ہے اِس کا ابلاغ
علمِ دین امانت ہے



CamScanner

# علم حاصل کرو

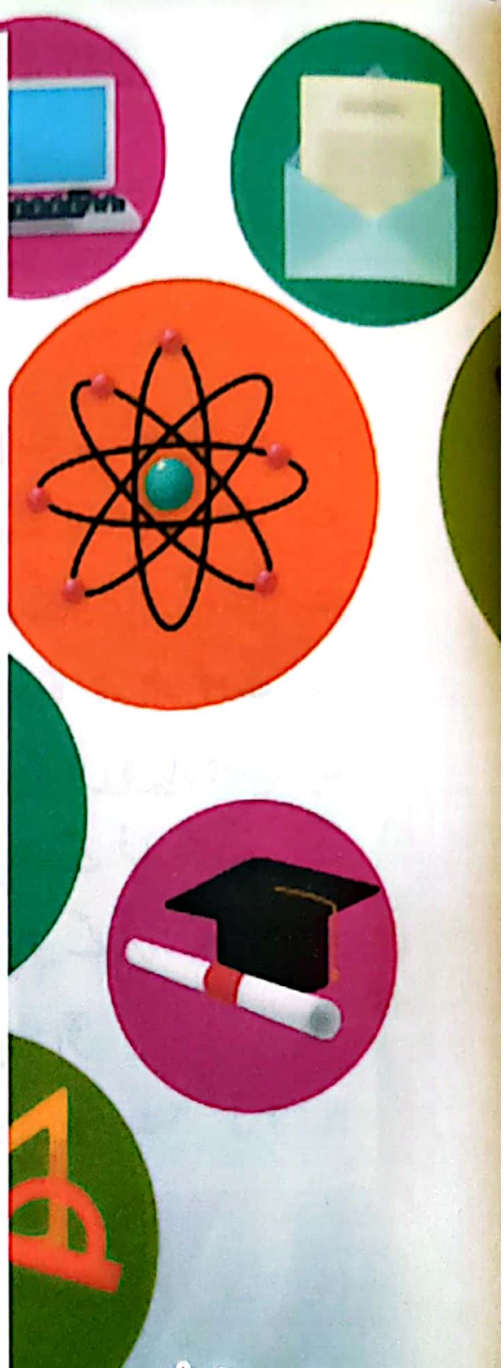

دل کو یادِ خدا سے نہ غافل کرو
نفس و شیطان کا خود کو قاتل کرو
یوں نہ ناداں رہو خود کو عاقل کرو
علم حاصل کرو علم حاصل کرو

علم پر اپنے اب خود کو عامل کرو
اس طرح اپنی ہستی کو کامل کرو
وارثانِ نبوت میں شامل کرو
علم حاصل کرو علم حاصل کرو

آ رہی ہیں صدائیں بہت دیر سے
اب تو نکلو جہالت کے اندھیر سے
پڑھو لکھو ذرا خود کو قابل کرو
علم حاصل کرو علم حاصل کرو

جس نے حاصل کیا علم قرآن کا
اس نے چکھا ثمر دین و ایمان کا
خود کو اب اس طرح صاحبِ دل کرو
علم حاصل کرو علم حاصل کرو

سوکھ جائیں جہالت کی ساری جڑیں
تم جو بولو تو باتوں سے موتی جھڑیں
خود کو اب اسطرح جانِ محفل کرو
علم حاصل کرو علم حاصل کرو

اپنے مقصد کی تحصیل ہو جائے گی
اس سفر کی بھی تکمیل ہو جائے گی
پہلے تم اے اثر عزمِ منزل کرو
علم حاصل کرو علم حاصل کرو

# جھوٹ

زندگی بنے گی خار جھوٹ سے
روٹھ جائے گی بہار جھوٹ سے
لوگ تم سے پھیر لیں گے اپنا رخ
یوں اٹھے گا اعتبار جھوٹ سے
دوجہاں میں ہے خسارہ بالیقیں
فائدہ دِکھے ہزار جھوٹ سے
خارزارِ کذب کی لپیٹ میں
صدق ہو گا تار تار جھوٹ سے
والدِ شفیق ہوں گے مشتعِل
خواب ہو گا ماں کا پیار جھوٹ سے
خوگرِ فریب ہو گئے تو پھر
کیسے پاؤ گے فرار جھوٹ سے
الغرض حیات میں کبھی کہیں
تم نہ پاؤ گے قرار جھوٹ سے

جو تمھارے مخلصین ہیں اثرؔ
چھوٹ جائیں گے وہ یار جھوٹ سے

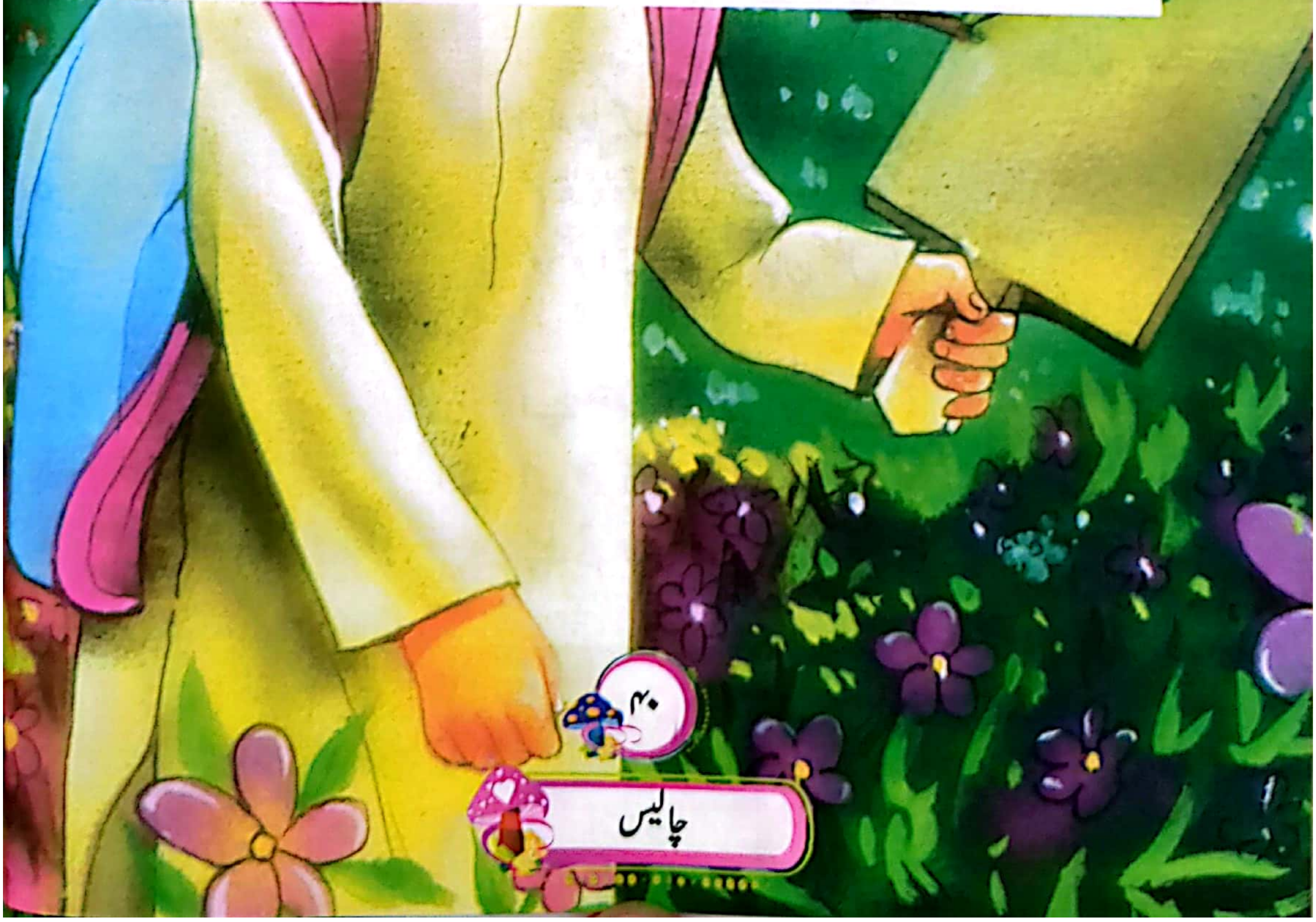

# جنت ماں کے پاؤں تلے ہے

گود میں جس مشفق کی پلے ہے　　اس پر کیوں تو مونگ دلے ہے
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے
جو اس چھاؤں کا ہو ناقدرہ　　دنیا میں دوزخ سا جلے ہے
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے
اس کی آہ سے آئے مصیبت　　اس کی دعا سے بلا ٹلے ہے
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے
ماں تجھ کو دیتی ہے صدائیں　　کیوں یاروں کے ساتھ چلے ہے
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے
جو اس نعمت کو کھو بیٹھے　　وہ بے چارہ ہاتھ ملے ہے
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے
اس کے آگے بے ادبی سے　　کھولنا لب کا دل کو کھلے ہے
جنت ماں کے پاؤں تلے ہے

# کھیل

بن نہ جائے جی کا یہ جنجال کھیل
کوڑا کرکٹ چھوڑ اب فٹبال کھیل

جس کو سب فٹبال کا دیتے ہیں نام
کر کے اس کی ہستی کو پامال کھیل

فجر میں پو پھوٹتی ہے علم کی
عصر میں کرتا ہے استقبال کھیل

سٹہ بازی سِیل ہونی چاہیے
سیل ہو جاتا ہے کیوں ہر سال کھیل

آئے گا حرکت میں تیرا جوڑ جوڑ
کرنی ہے ورزش تو والی بال کھیل

باوجود اس کے نہیں تھکتے کبھی
کھیلتے ہیں رات دن اطفال کھیل

جلد آئے گا ترے پڑھنے کا وقت
شیرخواری ہے ابھی فی الحال کھیل

کام لے اس سے نصیحت کا اگر
لفظ سے شاہین آثر اقبال کھیل

ایک دکھی ماں نے اپنے بیٹے ریحان مرحوم کی یاد میں مرثیہ لکھا جو اصلاح کے لیے بندے کے پاس آیا بندے نے مرثیہ کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان افکار کی بھی اصلاح اپنے جوابی اشعار میں کی (پہلے مرثیہ، بعد میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں)

# اپنے ریحان کی یاد میں

جینا ترے بن سہل مری جان نہیں ہے
غم سہنا جدائی کا کچھ آسان نہیں ہے
کہنے کو تو زندہ ہوں میں دنیا کی نظر میں
لگتا ہے مگر تن میں مرے جان نہیں ہے
وہ تیری ہنسی تیری شرارت تری باتیں
یادوں کے سوا اب کوئی سامان نہیں ہے
سب میری تمنائیں ترے ساتھ ہوئیں دفن
اب دل میں مرے کوئی بھی ارمان نہیں ہے
تو پھول تھا جنت کا سو جنت ہی میں مہکا
مسکن ترا دنیا کا بیابان نہیں ہے
غنچے ہیں ستارے ہیں، سو دلکش ہیں نظارے
سب کچھ ہے مگر میرا وہ ریحان نہیں ہے
منظور ہوا رب کو تو جنت میں ملیں گے
دنیا میں تو ملنے کا اب امکان نہیں ہے
اللہ مجھے صبر کی توفیق عطا کر
اب بس میں مرے یہ دلِ نادان نہیں ہے



CS CamScanner

# مرثیہ کا جواب

## (بزبانِ حالِ ریحان، از اثر)

جنت ہے یہ دنیا کا بیابان نہیں ہے
یاں لختِ جگر تیرا پریشان نہیں ہے
وہ خالق ریحان ہے تیرے لئے کافی
یہ ٹھیک ہے اب دنیا میں ریحان نہیں ہے
ایمان ہے تقدیر پہ جب تیرا مری ماں
یہ نوحہ گری آہ تری شان نہیں ہے
کر ڈالا مجھے تیرے لئے باعثِ بخشش
کیا تجھ پہ مرے رب کا یہ احسان نہیں ہے
میں آ گیا تو کس لئے برپا ہے قیامت
ہر فردِ بشر کیا وہاں مہمان نہیں ہے
جب خار کے چبھنے کی اذیت پہ ملے اجر
یہ سانحہ کیا خلد کا سامان نہیں ہے
راضی بہ رضا رہ، دلِ نادان کو سمجھا
دل لاکھ ہو پر روح تو نادان نہیں ہے

# میری امی

اسلام کے احکام بتائیں مری امی
اغیار کے فیشن سے بچائیں مری امی

ہرگز نہ قضا فجر کی مجھ سے ہو جماعت
یوں مجھ کو علی الصبح جگائیں مری امی

افسانہ و قصہ نہ کہانی نہ ہی لوری
قرآن و احادیث سنائیں مری امی

اخلاق سے کردار سے اور پیار سے مجھ کو
پابند نمازوں کا بنائیں مری امی

قرآن کی تجوید سے ہو جاؤں جو فارغ
پھر یاد کراتی ہیں دعائیں مری امی

سرکارِ دوعالم ﷺ سے محبت کا سبق دیں
سنت کے طریقے بھی سکھائیں مری امی

کھیلوں کی اجازت ہے مگر عصر تا مغرب
اوقات گنوانے سے بچائیں مری امی

رکھتی ہیں معاصی کی بلاؤں سے مجھے دور
لیتی ہیں مگر میری بلائیں مری امی

ممکن ہی نہیں بچے بگڑ جائیں ذرا بھی
سب آپ کی جیسی ہوں جو مائیں مری امی

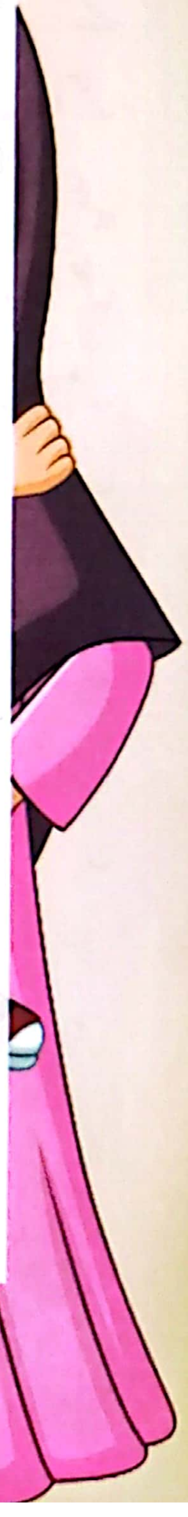



CamScanner

# مشعل

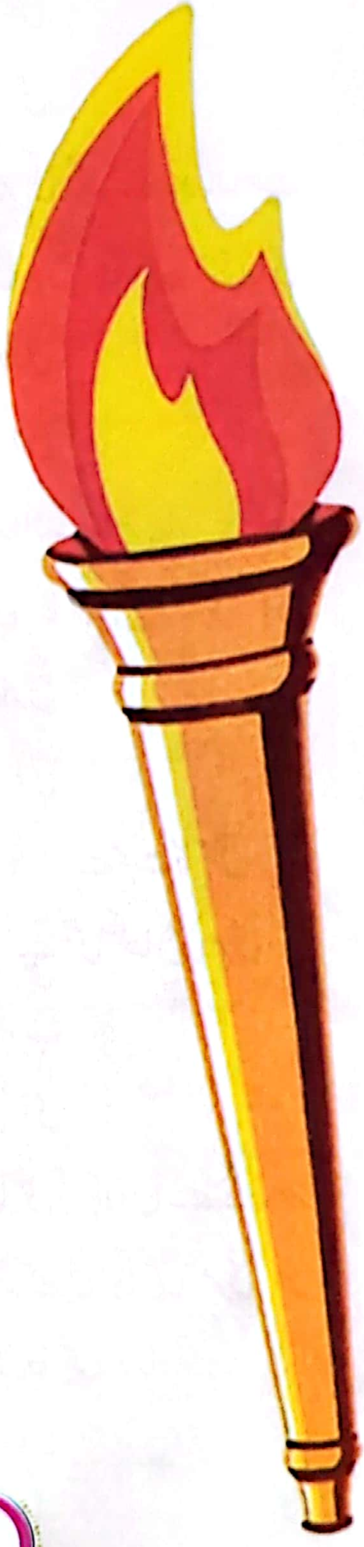

جیسی نیت ویسا پھل
ویسا بدلہ جیسا عمل

سوئے جنت تو بھی چل
لے کر سنت کی مشعل

رب فرما لے پیار تجھے
سانچۂ سنت میں یوں ڈھل

قادرِ مطلق پر تکیہ
سارے مسائل کا ہے حل

جسم کو پھینکے دوزخ میں
نفس کے خواہش کی دلدل

برسے ایسی بارش اب
موسم ہو جائے جل تھل

گرمی میں سب بھاری ہیں
کاٹن لان ہو یا ململ

گر ہے دعویٰ حسنِ خُلق
کیوں ہے پیشانی پر بل

چاچا اثر نوں تنگ نہ کر
سن لے پتر ساڈی گل

# میٹھی میٹھی بات کرو

سوچ سمجھ کر لب کھولو
پہلے تولو پھر بولو
میٹھی میٹھی بات کرو
جھگڑا لڑائی مت مولو

کھانا کھاؤ قبلِ عشاء
بعدِ نمازِ عشاء سولو

صدق و صفا کو اپناؤ
تم بھی سچ کے گھر رولو

بابِ برکت کُھل جائیں
وقتِ سحر آنکھیں کھولو

جھوٹ زباں پر لاؤ مت
جب بھی بولو سچ بولو

کوئی نہ ہو تم پر غالب
ساتھ جو نصرتِ رب کولو

زنگ چڑھا ہے عصیاں کا
دل کو اشکوں سے دھولو

☆☆☆

# والدین کا سایہ

ناراض والدین کو کر دے جو دہر میں
اس کا ٹھکانہ دشت و جبل میں نہ شہر میں
گھر جائے گا وہ موجِ حوادث کی لہر میں

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

اللہ کی رضا ہے، رضا والدین کی
رحمت، برائے طفل، سزا والدین کی
مانندِ بادبان دعا والدین کی

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

جس نے کہ والدین کا رکھا نہیں خیال
مشکل ہے میرے دوست سنور جائے اس کا حال
تازیست یہ کسک اسے رکھے گی پرملال

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

جس نے کہ دل دُکھا دیا ماں باپ کا جناب
ایسے گناہگار کا ہے سخت احتساب
دنیا میں بھی عذاب ہے عقبیٰ میں بھی عذاب

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

گستاخِ والدین شقی ہے لئیم ہے
بنتا وہ مستحقِ عذابِ جحیم ہے
ماں باپ کو ستانا گناہِ عظیم ہے

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

ماں باپ کی حیات میں خدمات خوب ہوں
اور بعدِ مرگ، ذکر و مناجات خوب ہوں
ان کی طرف سے صدقہ و خیرات خوب ہوں

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

اللہ کے حضور میں راز و نیاز ہو
پابندی سے دعا یہی بعداز نماز ہو
ہم پر بھی والدین کا سایہ دراز ہو

گر رہنا چاہتے ہو دوعالم میں چین سے
ہرگز بگاڑنا نہ کبھی والدین سے

# ہم محافظ عالمِ اسلام کے

ہم کہ عادی ہیں مسلسل کام کے — ہم نہیں قائل اثر آرام کے
داعی ہیں اللہ کے پیغام کے
ہم محافظ عالمِ اسلام کے

ہوں نہ اب مایوس اب ہمت کریں — ہم اگر صبح و مسا محنت کریں
دن پھریں گے رنجش و آلام کے
ہم محافظ عالمِ اسلام کے

کل جہاں کو حق کا اب پیغام دیں — کام جو ذمے ہے وہ انجام دیں
مستحق ہوں گے جبھی انعام کے
ہم محافظ عالمِ اسلام کے

ظلم کے طوفان کا رخ موڑ دیں — کفر کی شوکت کو یکسر توڑ دیں
دستِ غیبِ مقتدر کو تھام کے
ہم محافظ عالمِ اسلام کے

کام کا آغاز کر دیں ہم اثر — چھوڑ دیں انجام کو اللہ پر
ہم مکلف ہیں فقط اقدام کے
ہم محافظ عالمِ اسلام کے



CamScanner

# نشان

نشانِ تنزل حماقت شرارت
ترقی کی لیکن علامت شرارت

یہ گویا کہ آپس میں بھائی ہیں سارے
لیاقت فطانت ذہانت شرارت

مہکتے ہیں اطفال پھولوں کی مانند
ہے معصومیت سے عبارت شرارت

جو بدھو ہیں اکثر وہ ہوتے ہیں بزدل
کہ بیدار کرتی ہے جرأت شرارت

نہ ظالم بنے اور نہ مظلوم انساں
ہے یہ امتزاجِ شرافت شرارت

شرارت کو حد سے نہ آزاد کرنا
دلائے گی ورنہ اسارت شرارت

شرارت ہو اتنی کہ فرحت ہو دل کو
نہ بن جائے لوگوں پہ زحمت شرارت

کیا کرتے ہیں صبر صبح و مسا ہم
شب و روز کرتا ہے بھارت شرارت

اثرؔ بعض بچوں کا شیوہ یہی ہے
شرارت شرارت شرارت شرارت

# عالمِ دین کی عظمت

عالم کو دیکھنا بھی عبادت ہے دوستو — عالم سے بات کرنا سعادت ہے دوستو
عالم پہ اعتماد ہے کنجی فلاح کی — عالم پہ اعتراض، جہالت ہے دوستو
عالم کی اتباع میں پوشیدہ ہے نجات — عالم سے بغض رکھنا ہلاکت ہے دوستو
عالم ہی سے ملے گا تمھیں اسوۂ رسول — حاصل اسے نبی کی وراثت ہے دوستو
تحقیرِ اہلِ علم کی ہو جائے عام جب — یہ بھی نشانِ قربِ قیامت ہے دوستو
عالم جو باعمل ہو تو پھر اس کی پیروی — خلدِ بریں کی گویا ضمانت ہے دوستو
عالم کے سامنے وہ جرح کس طرح کرے — جس میں ذرا بھی فہم و فراست ہے دوستو
بنیادِ اہلِ علم ہی پہ آج استوار — دینِ محمدی کی عمارت ہے دوستو

تم آزما کے دیکھ لو یہ نسخۂ اثرؔ
اکسیر اہلِ علم کی صحبت ہے دوستو

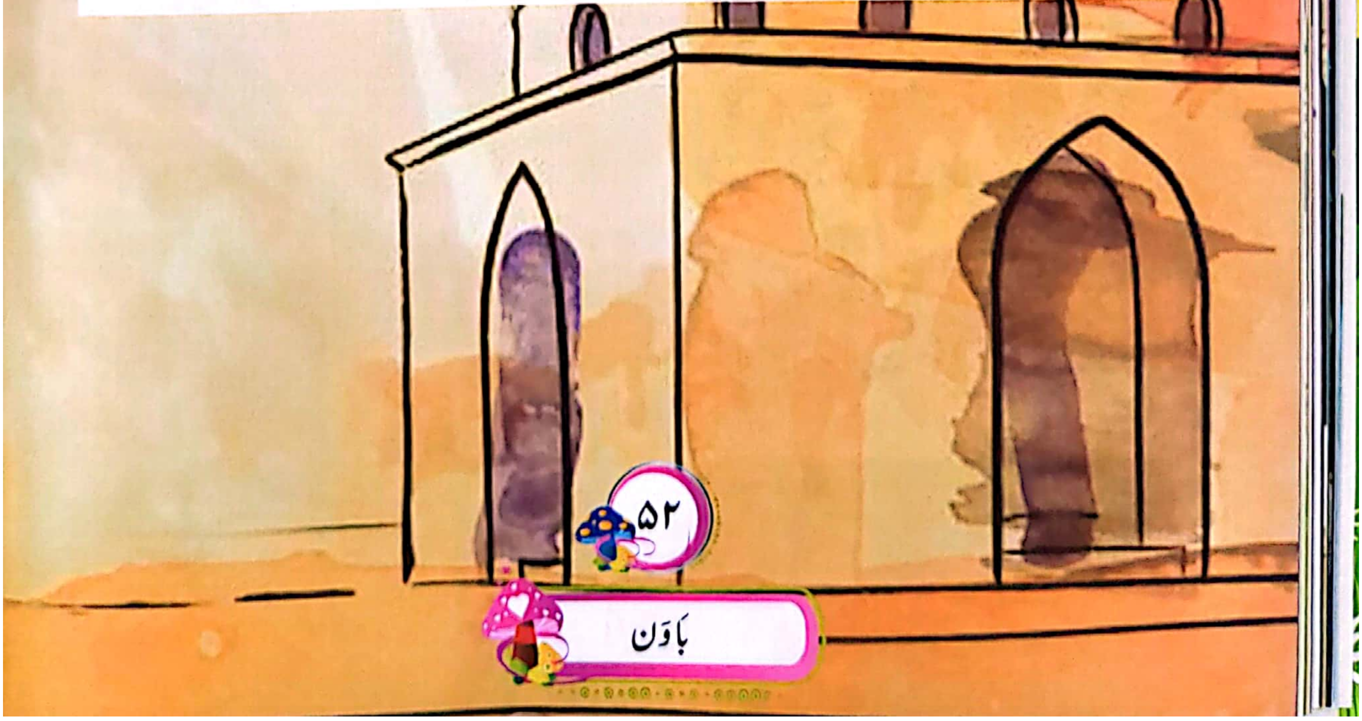

# پیارے بچو

پیارے بچو تم ایک کام کرو
ہر مسلمان کو سلام کرو

اب فقط کام کام کام کرو
روشن اپنے وطن کا نام کرو

یوں نہ ہو بعد میں ہو پچھتاوا
سوچ کر تول کر کلام کرو

ایک دن تم بھی محترم ہو گے
گر بزرگوں کا احترام کرو

ہر بھلائی کا اب کرو آغاز
ہر برائی کا اختتام کرو

نیک ارادوں کی اب کرو تکمیل
خواہشِ بد کا قتلِ عام کرو

اپنی دنیا تو کی، مزیّن خوب
آخرت کا بھی انتظام کرو

کام بن جائیں گے تمھارے سب
گر نمازوں کا اہتمام کرو

فکرِ تعلیم کو کیا لازم
ذکرِ حق کا بھی التزام کرو



CS CamScanner

# سیب کھانا چاہیے

اس طرح اب خود کو طاقتور بنانا چاہیے
صبحِ دم ہر روز اٹھ کر سیب کھانا چاہیے

قول اک دانا کا ہے آسیب سے بچنا ہے تو
سیب کھانا چاہیئے بس سیب کھانا چاہیے

سیب کھانا قوتِ دل کا ہے باعث دوستو
سیب کھا کر خود کو اہلِ دل بنانا چاہیے

بات یہ منعم علیہم کو بتا دیتے ہیں ہم
شکرِ منعم کو نہ ہرگز بھول جانا چاہیے

سیب کھانا ہے سبب عیش و طرب کا، اس لیے
سیب کھا کر سب غموں کو بھول جانا چاہیے

گو مقوی ہے مگر ہے سیب بھی آخر سبب
درحقیقت لو مسبب سے لگانا چاہیے



CS CamScanner

# ٹیپو سلطان بنو تم

حق کا اک طوفان بنو تم
اب ٹیپو سلطان بنو تم

جاگو جاگو آنکھیں کھولو
مت سونے کی کان بنو تم

فرمانبرداری اپناؤ
کیونکر نافرمان بنو تم

چھوٹوں پر فرماؤ شفقت
اچھے بھائی جان بنو تم

کھیل میں لگ کر قدر نہ کھو اب
عالم عالیشان بنو تم

انسانوں کو اُنس ہو تم سے
اب ایسے انسان بنو تم

دین کے یوں بن جاؤ محافظ
حفاظِ قرآن بنو تم

نافذ یوں اسلام ہو تم پر
مسلم کی پہچان بنو تم

# تم اس بچے کو چھوٹا مت سمجھنا

ہدف پر لگتے ہیں اس کے نشانے
ہیں اس کی دسترس میں کل زمانے
ذہانت اس کو بخشی ہے خدا نے

تم اس بچے کو چھوٹا مت سمجھنا
کھرے سِکّے کو کھوٹا مت سمجھنا

کبھی تعلیم سے ہرگز نہ بھاگے
ہے پڑھنے لکھنے میں یہ سب سے آگے
کہ روزِ امتحاں شب بھر یہ جاگے

تم اس بچے کو چھوٹا مت سمجھنا
کھرے سِکّے کو کھوٹا مت سمجھنا

ہے اس کا ورد بیداری کی باتیں
کرے عقبیٰ کی تیاری کی باتیں
یہ کرتا ہے سمجھداری کی باتیں

تم اس بچے کو چھوٹا مت سمجھنا
کھرے سِکّے کو کھوٹا مت سمجھنا

یہ رشکِ لؤلؤ و مرجاں بنے گا
یقیناً عالمِ قرآں بنے گا
بڑا ہو کر بڑا انساں بنے گا

تم اس بچے کو چھوٹا مت سمجھنا
کھرے سِکّے کو کھوٹا مت سمجھنا

# عجلت تم دکھلاؤ مت

ہم سے راضی رب ہوگا
کام ہمارا تب ہوگا

کر کے دعا تقدیر پہ چھوڑ
کیسے ہو گا کب ہوگا

عجلت تم دکھلاؤ مت
اپنے وقت پہ سب ہوگا

اہلِ غرض اوجھل ہوں گے
مطلب پورا جب ہوگا

آگے ہو گی پھر دوزخ
پیچھے گر مذہب ہوگا

اس کی قسمت جاگے گی
جو بیدارِ شب ہوگا

لاکھ مصائب آ جائیں
مومن خندہ لب ہوگا

جھوٹ سے ناتا توڑیں گے
سچ سے رشتہ اب ہوگا

حد سے زیادہ کھایا گر
جسم ترا بے ڈھب ہوگا

# غمِ فرقت

جو اپنے بابا جان سے محروم ہو گئے
بھرپور سائبان سے محروم ہو گئے

گویا کہ اُس زمین میں ہیں جس پہ چھت نہیں
گویا کہ آسمان سے محروم ہو گئے

طوفان میں ہے زیست کی کشتی، کریں تو کیا
ملاح بادبان سے محروم ہو گئے

جو آن بان شان تھی ان کے وجود سے
اس آن بان شان سے محروم ہو گئے

کچھ ایسے بے سہارا ہیں ان کے بغیر ہم
جیسے مکیں مکان سے محروم ہو گئے

ملتا تھا جن سے ہم سے جوانوں کو حوصلہ
اس عزم کی چٹان سے محروم ہو گئے

حسرت سے تک رہے ہیں نشانے کو بُت بنے
وہ تیر جو کمان سے محروم ہو گئے

دانے بکھر کے رہ گئے تسبیح کے تمام
افراد خاندان سے محروم ہو گئے

اولاد کے لئے من و سلویٰ تھے جو اثر
اس آسمانی خوان سے محروم ہو گئے

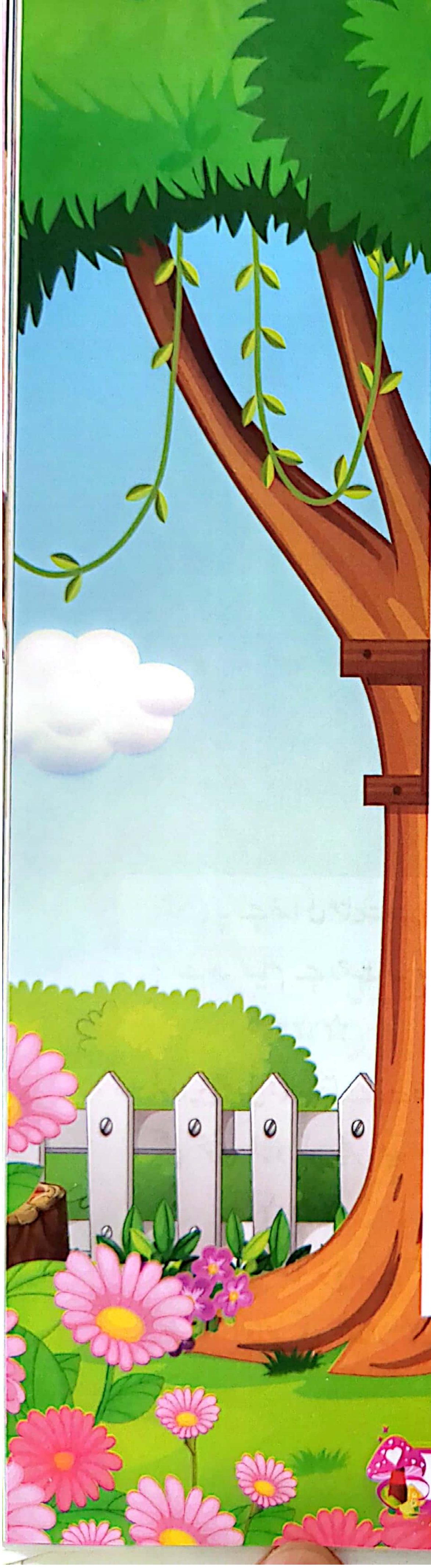

# میرے بچو

شیطاں کے شکنجے میں نہ آنا مرے بچو
عقبیٰ کو بہرطور سجانا مرے بچو

رہ جانا، نہ دنیا کے سرائے میں الجھ کر
جنت ہے مسلماں کا ٹھکانا مرے بچو

دینا ہے حساب آپ کو ایک ایک نفس کا
مت قیمتی اوقات گنوانا مرے بچو

مظلوم کی آہوں کی رسائی ہے خدا تک
بھولے سے کبھی ظلم نہ ڈھانا مرے بچو

کرنا نہ کبھی بات ذرا ان سے اکڑ کر
ماں باپ سے آنکھیں نہ ملانا مرے بچو

تب جا کہ کہیں علم کا سرمایہ ملے گا
استاد کے ہر ناز اٹھانا مرے بچو

ناغوں سے کبھی علم کی وسعت نہیں ملتی
پابندی سے تم مدرسے جانا مرے بچو

# باب الصیام والعیدین

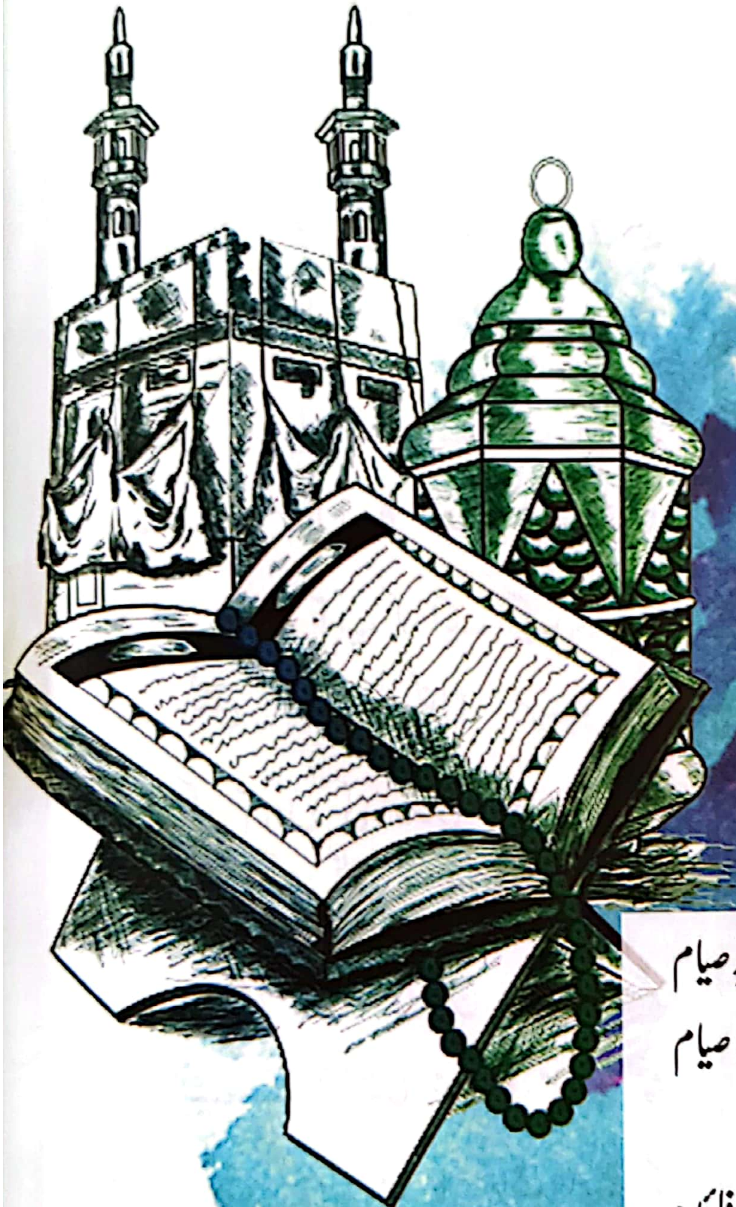

بندوں پہ ہے خدا کی عنایت مہِ صیام
برکت مہِ صیام ہے رحمت مہِ صیام

☆☆☆

خود اپنی جھوٹی شان جتانے سے فائدہ
سچی خوشی لٹاؤ تو پھر عید مناؤ

☆☆☆

رہِ حق میں مٹا دیتی ہے ہستی
ہے تو انعام کی حقدار گائے



CamScanner

# اللہ رکھا

جس نے پہلا روزہ رکھا
نام تھا اس کا اللہ رکھا

سب نے بعدِ روزہ کشائی
ہاتھ میں اس کے تحفہ رکھا

گرمی نے تو زور دکھایا
اس نے لیکن روزہ رکھا

منزلِ افطاری کی خاطر
عزم کیا اور حوصلہ رکھا

رب نے اس کی عزت رکھی
اس نے جو کچھ رکھا رکھا

خلد میں وہ مہمانی کرے گا
جس نے اس کو بھوکا رکھا

قربتِ حق کا مژدہ پایا
خورد و نوش سے فاصلہ رکھا

# دلچسپ سماں

"صائم" بنے صائم تو وہ دلچسپ سماں تھا
چلنا تو درکنار تھا اٹھنا بھی گراں تھا

سوئے جو پڑھ کے فجر تو جاگے وہ عصر میں
یعنی نمازِ ظہر کا بھی ہوش کہاں تھا

مسجد کی سمت کان لگائے تھے منتظر
روٹھا ہوا آج ان سے مگر وقتِ اذاں تھا

بارہ ہی بج رہے تھے سرِشام بھی رخ پر
آنکھوں میں تھی غنودگی چہرے پہ دھواں تھا

چھپتا نہیں تھا ضعف چُھپانے کے باوجود
باطن کا سوز و ساز تو ظاہر سے عیاں تھا

دیکھا جو ترس کھا کے انہیں امی جان نے
آنکھوں سے ان کے اشک کا سیلاب رواں تھا

موقع سنہری جانا، پیے اشک کے قطرے
دریائے شور منتقلِ نوکِ زباں تھا

کم ہمتی کی ایسی مثالوں کو دیکھ کر
کرتا بھی کیا، خدا سے اثر نالہ کناں تھا

# عید آئی ہے

فضا جی بھر کے مسکرائی ہے
گھٹا عیش و طرب کی چھائی ہے
صبا چپکے سے گنگنائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

سب سے ملتے ہیں اور ملاتے ہیں
روٹھے یاروں کو بھی مناتے ہیں
کیسا جھگڑا ہے کیا لڑائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

رنج خوشیوں میں ڈھل گئے آخر
چندا ماموں نکل گئے آخر
میڈیا نے خبر سنائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

حال مہنگائی نے بگاڑا ہے
گاہکوں کا ہوا کباڑا ہے
تاجروں کی ہوئی کمائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

لاکھ خوشیوں کا وہ کریں چرچہ
ہے بزرگوں کا تو فقط خرچا
عید اطفال نے منائی ہے
عید آئی ہے، عید آئی ہے

# عید مناؤ

روزے کا بار اٹھاؤ تو پھر عید مناؤ
قرآں سنو سناؤ تو پھر عید مناؤ

خود اپنی جھوٹی شان جتانے سے فائدہ
سچی خوشی لٹاؤ تو پھر عید مناؤ

مکر و جفا و بغض و عداوت کو چھوڑ کر
دستِ وفا بڑھاؤ تو پھر عید مناؤ

رو رو کے بانٹتے ہیں سبھی غم اے محترم
غم کھا کے مسکراؤ تو پھر عید مناؤ

دیکھو بساطِ زیست کے خانوں میں ہر طرف
حسنِ عمل سجاؤ تو پھر عید مناؤ

خود اپنی بھوک کے ہو مٹانے سے کیا خوشی
بھوکوں کو جب کھلاؤ تو پھر عید مناؤ

یونہی گلے گلے سے ملانا نہیں کمال
گر دل سے دل ملاؤ تو پھر عید مناؤ

مت سوٹ بوٹ ہی پہ کرو اکتفا اثر
باطن حسیں بناؤ تو پھر عید مناؤ

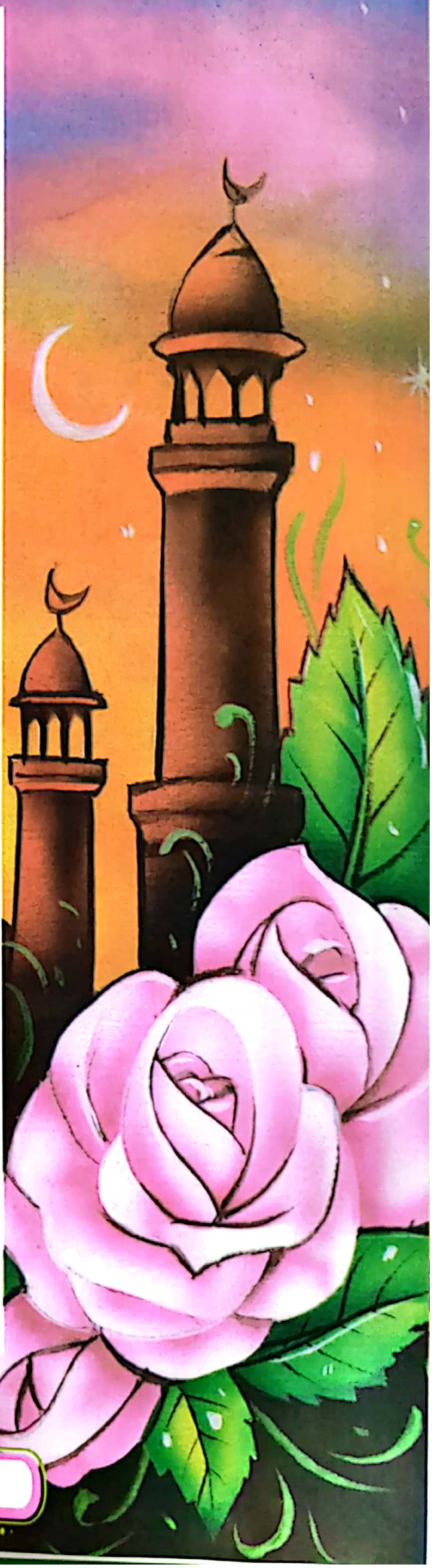

# ہمارا بکرا

سب کی آنکھوں کا ہے تارا بکرا
کتنا پیارا ہے ہمارا بکرا

اہلِ دنیا نے دکھائی جو چھری
سمت عقبیٰ کو سدھارا بکرا

اس کی صحت کا بھلا راز ہے کیا
مثلِ گائے ہے تمھارا بکرا

ہم نے سمجھا ہے، انا کا خوگر
''میں میں'' کر کے جو پکارا بکرا

جیسے بے چارہ ہو فاقے سے نڈھال
اس طرح کھاتا ہے چارہ بکرا

تیری آواز میں ہے سوز و گداز
دل کو کھینچے ترا نعرہ بکرا

آہ ظالم وہ قصائی بھائی
ہائے مظلوم بچارا بکرا

چور اچکوں سے حفاظت کے لیے
باندھ کر رکھیے خدارا بکرا



CS CamScanner

# آخری دیدار

وہ ہے ناقابلِ اظہار گائے
مجھے ہے تجھ سے جتنا پیار گائے

تجھے جی بھر کے آخر کیوں نہ دیکھوں
ہے تیرا آخری دیدار گائے

اسی سے تو ہنکائے مکھیوں کو
ہے گویا دم ترا ہتھیار گائے

فدا ہو جاؤں میں اپنے خدا پر
یہی نغمہ تُو ہر ہر بار گائے

شرافت ہے تری دنیا میں مشہور
تو مجھ کو لات تو مت مار گائے

تری گردن جدا ہونے لگی ہے
تو اب تو ڈال دے ہتھیار گائے

رہِ حق میں مٹا دیتی ہے ہستی
ہے تو انعام کی حقدار گائے

جگالی کر رہی ہے کس ادا سے
اثرؔ سن کر مرے اشعار گائے

# گائے گائے

گاؤں سے جب آئے گائے  پہلے تو شرمائے گائے
شہروں کا جب پی لے پانی  پھر خود پر اِترائے گائے
جاتے ہیں سب اہلِ محلہ  کون اکیلا لائے گائے
بے چارہ ہو جائے انساں  چارہ اتنا کھائے گائے
عید الاضحیٰ میں ہر جانب  گائے گائے گائے گائے
جب واپس ہو جائے گاہک  گیت خوشی کے گائے گائے
باڈی بلڈر بھی ہو عاجز  طاقت جب دکھلائے گائے
بکرا، دُنبہ اُونٹ سے بڑھ کر  بچوں کو تو بھائے گائے
چھیڑیں جب بھی مکھی مچھر  اپنی دُم لہرائے گائے
پکڑو پکڑو پکڑو پکڑو  ہاتھ سے چھوٹی ہائے گائے
انسانوں کی خاطر آخر
جان سے اپنی جائے گائے

# قربان ہے بکرا

چلا آتا ہے خود، انجام سے انجان ہے بکرا
نہیں ہرگز نہیں، کس نے کہا، نادان ہے بکرا

جو سچ پوچھو تو اس رخ سے وہ ہم لوگوں سے بہتر ہے
کہ اپنے خالق و مالک پہ خود قربان ہے بکرا

حقیقت میں وہی بکرا ہے اچھا، دیکھ کر جس کو
قسائی کہہ اُٹھے فربہ ہے، عالی شان ہے بکرا

بھلا تجھ تک پہنچ سکتے ہیں ہم انسان اب کیونکر
ہمارے گھر تو آیا ہے ترا احسان ہے بکرا

قسائی کی ضرورت ہی نہیں ہے بعض بکروں کو
چھری کو دیکھ کر خود آپ ہی قربان ہے بکرا

دیہاتی لوگ بھی اللہ میاں کی گائے ہیں گویا
کہ بکرے پر لکھا ہے، میڈ اِن جاپان ہے بکرا

مرے ابو مجھے دلوایئے بکرا، بہر صورت
مری خواہش ہے قربانی، مرا ارمان ہے بکرا

لبادہ سرخ اوڑھے تخت پر بیٹھا ہے نخوت سے
کہ اعلیٰ نسل کا ہے اور عالی شان ہے بکرا

لگا منڈی پہنچ کر، اشرف المخلوق ہیں بکرے
ہوا انسان کو محسوس خود انسان ہے بکرا

# بابُ الانبہ

## یعنی "آم کا باب"

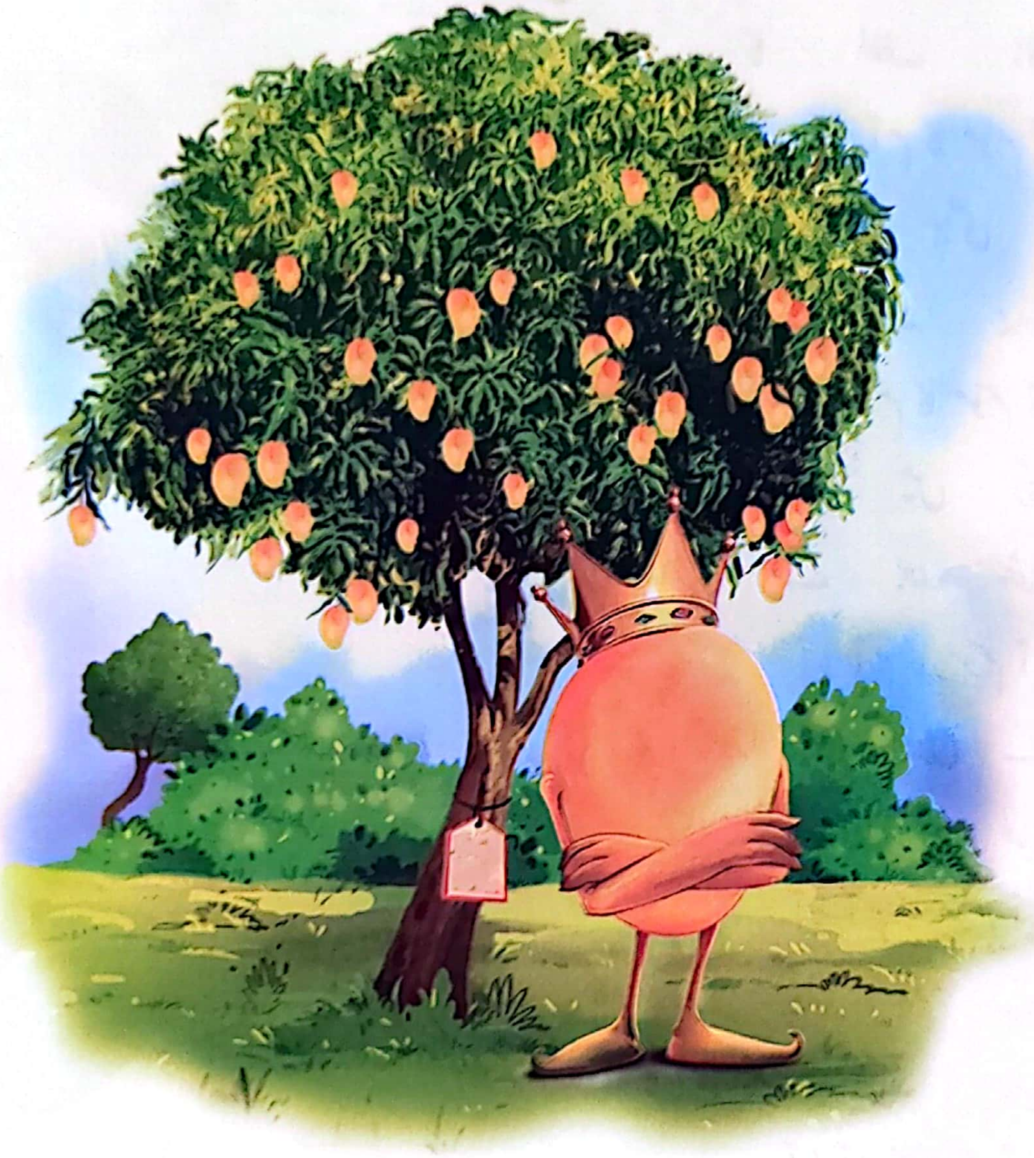

شوق سے پڑھتے ہیں اس کو خاص و عام
جب قصیدہ لکھتے ہیں ہم آم کا

# آیا آم کا موسم آیا

جون نے جوں ہی جلوہ دکھایا
دل نے خوشی کا نغمہ گایا
آیا آم کا موسم آیا

ہم نے گرمی کی چھٹی میں
میٹھے آم کا لطف اٹھایا
آیا آم کا موسم آیا

شدت جب گرمی کی بڑھی تو
میرے رب نے مینہ برسایا
آیا آم کا موسم آیا

پہلے اس کو فریج میں رکھا
بطن میں اس کے بعد بٹھایا
آیا آم کا موسم آیا

کچھ بھی نہ چھوڑا جز چھلکوں کے
گٹھلی چوسی گودا کھایا
آیا آم کا موسم آیا

چونسے کا رس چوسا ہم نے
سندھڑی کا پھر شیک بنایا
آیا آم کا موسم آیا

خود وہ کتنا میٹھا ہو گا
جس نے شیریں آم بنایا
آیا آم کا موسم آیا

# آم آنے کو ہے

جذبۂ عشاق، کام آنے کو ہے
پھر لذیز و شیریں جام آنے کو ہے

موسمِ گرما کی آمد مرحبا
کیونکہ اس موسم میں آم آنے کو ہے

ختم ہونے کو ہے وقتِ انتظار
انتخابِ خاص و عام آنے کو ہے

دھیرے دھیرے چلتا، لنگڑاتا ہوا
خوش ادا و خوش خرام آنے کو ہے

مقتدی تیار ہوں صف باندھ کر
سب پھلوں کا اب امام آنے کو ہے

قربتوں کا ہو گا اب آغاز پھر
فرقتوں کا اختتام آنے کو ہے

آتے ہی جانے کی تیاری کرے
وہ سوارِ تیزگام آنے کو ہے

وجد میں یوں گنگناتا ہے اثرؔ
آم آنے کو ہے، آم آنے کو ہے

# مینگو

آتا ہے جوں ہی جون تو آتا ہے مینگو
جاتا ہے جب جولائی تو جاتا ہے مینگو
رہتے ہیں تشنہ طالبِ دیدارِ آم سب
یوں مختصر سا جلوہ دکھاتا ہے مینگو
کرتا نہیں ہے اسٹے زیادہ دنوں تلک
یوں اپنی ویلیو کو بڑھاتا ہے مینگو
پیتے ہی جس کو ہوتے ہیں اجسام کولڈ کولڈ
گرمی میں ایسا جوس پلاتا ہے مینگو
کرتے ہیں اس کے ٹیسٹ کو لائک گریٹ مین
دل اہلِ دل کا خوب لبھاتا ہے مینگو
جو مینگو کا فین ہے آپ اس سے پوچھئے
ملتان سے کراچی منگاتا ہے مینگو
میں سوچتا ہوں کتنی سوئٹ ہوگی اس کی ذات
آخر زمین سے جو اگاتا ہے مینگو
دراصل اس فروٹ سے ہوتا نہیں ڈیفکٹ
جب ہی افیکٹ (اثر) شوق سے کھاتا ہے مینگو

# مرغوبِ خاص و عام

آم ہی مرغوبِ خاص و عام ہے
آم ہی اہلِ نظر کا جام ہے

دوسرے ثمرات کچھ بھاتے نہیں
شوق سے اکثر اسے کھاتے نہیں

وجہہ اس کی اب بتا دیتا ہوں میں
راز سے پردہ اٹھا دیتا ہوں میں

اس لیے الفت نہیں انگور سے
وزن اس کا ملتا ہے لنگور سے

اس لیے شائق نہیں امرود کا
وہ کہ ہے ہم قافیہ نمرود کا

خوف کھاؤں کیوں نہ آخر سیب سے
ہے مشابہ جب کہ وہ آسیب سے

پھل اگرچہ کم ہیں چیکو کی مثال
مثل آلو کے ہے اس کی چال ڈھال

پھل نہیں ہے گرچہ کیلے کی طرح
اس کا چھلکا ہے جھمیلے کی طرح

جب نظر پڑتا ہے آڑو دفعتاً
ذہن میں آتی ہے جھاڑو دفعتاً

مستفید ہوتے ہیں جب تربوز سے
ہونے لگتے ہیں نہایت لوز سے

اس لیے مرغوب اب گنا نہیں
ہم کو شوگر مِل تو اب بننا نہیں

نام سے گرما کے گرمی لگتی ہے
ذکر سے سردا کے سردی لگتی ہے

کس طرح مرغوب ہو آخر انار
وہ الف ہٹتے ہی ہو جاتا ہے نار

ناشپاتی اور نکہ کیا کہوں
وہ ہیں نادر مثلِ یکہ کیا کہوں

کھائیں کیوں املوک کو ہم لوگ جب
ملتا ہے اس کا ٹماٹر سے نسب

فالسے سے اس لیے رغبت نہیں
فاصلے رکھنے کی اب عادت نہیں

کس طرح آلو بخارا کھاؤں یار
نام ہی میں اس کے شامل ہے بخار

الغرض حاصل یہی ٹھہرا جناب
سب سے اعلیٰ ہے آثر کا انتخاب

آم ہی مرغوبِ خاص و عام ہے
آم ہی اہلِ نظر کا جام ہے

☆☆☆

# باب الحیوان والطیور

## (یعنی جانوروں اور پرندوں کا باب)

میں آؤں، میں آؤں، میں آؤں، میں آؤں
اجازت طلب ایسے کرتی ہے بلی

# حکومت شیر کی

دہر میں ضرب المثل ہے کیونکہ قوت شیر کی
ہے جبھی جنگل میں قائم بادشاہت شیر کی

ریچھ، گینڈا، نیل گائے، سب کھڑے ہیں سر جھکائے
کون ہے جو مول سکتا ہے رقابت شیر کی

اس کو ڈکٹیٹر کہا کرتی ہے حزبِ اختلاف
آمریت کے مشابہ ہے حکومت شیر کی

جرم ہیں واں، تبصرہ، تنقید اور جلسے جلوس
لازمی ہر جانور پر ہے اطاعت شیر کی

جانور لڑتے جھگڑتے آئیں جب دربار میں
کھا کے قصہ پاک کرتی ہے عدالت شیر کی

صبح دم کرتا ہے وہ اکثر ہرن کا ناشتہ
بیل سے پھر دن میں ہوتی ہے ضیافت شیر کی

شام کی چائے میں کام آتا ہے اکثر زیبرا
اور ڈنر میں گائے سے ہوتی ہے دعوت شیر کی

بس زبانی جمع خرچی سے نہیں بنتے ہیں کام
قلب میں پیدا کرو اے دوست ہمت شیر کی

بکریوں کے درمیاں جو پرورش پائے تو پھر
کس طرح آخر بنا پائے وہ صورت شیر کی

دم دبا کر بھاگ جائے آج بھی روباہِ کفر
اہلِ ایماں گر اثرؔ اپنائیں جرأت شیر کی

شیر تیرے شعر کی خود داد دے گا اے اثرؔ
بچوں کے اسلام میں پڑھ لی جو مدحت شیر کی

# بھنورا

یہ آتا ہے بھنورا وہ جاتا ہے بھنورا
گلوں میں عجب گل کھلاتا ہے بھنورا

کلی مسکراتی ہے جب بھی چمن میں
اسے دیکھ کر مسکراتا ہے بھنورا

کلی پھول بن کر جو کھلتی ہے یارو
تو ہنستا ہے اور کھلکھلاتا ہے بھنورا

سمجھتے نہیں اس کو انسان لیکن
کوئی گیت تو گنگناتا ہے بھنورا

مگر پھول مُرجھائے جس وقت کوئی
تو پھر بے وفائی دکھاتا ہے بھنورا

نظر آتی ہے بے ثباتیِ دنیا
سو میت پہ آنسو بہاتا ہے بھنورا

جو کھِلتا ہے گل کھیلتا ہے یہ اس سے
جو مرجھائے اس کو بھلاتا ہے بھنورا

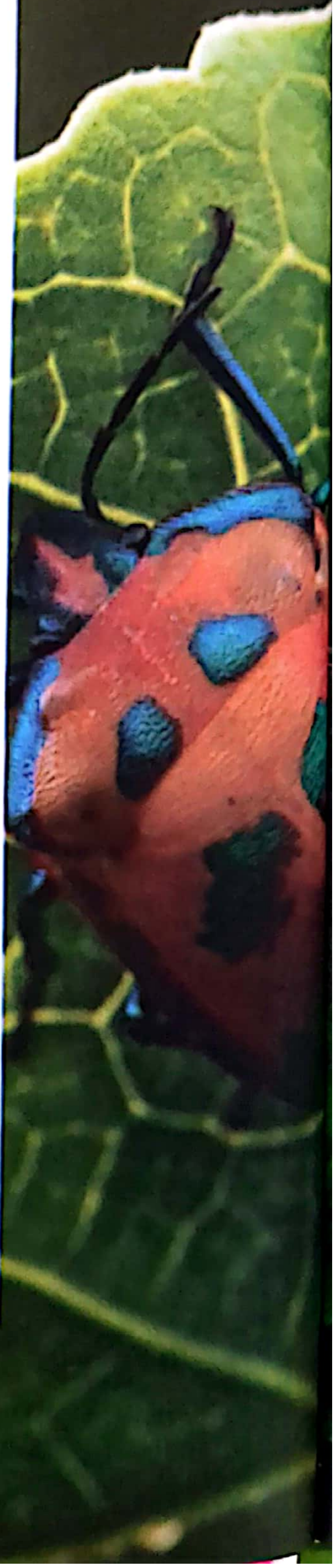

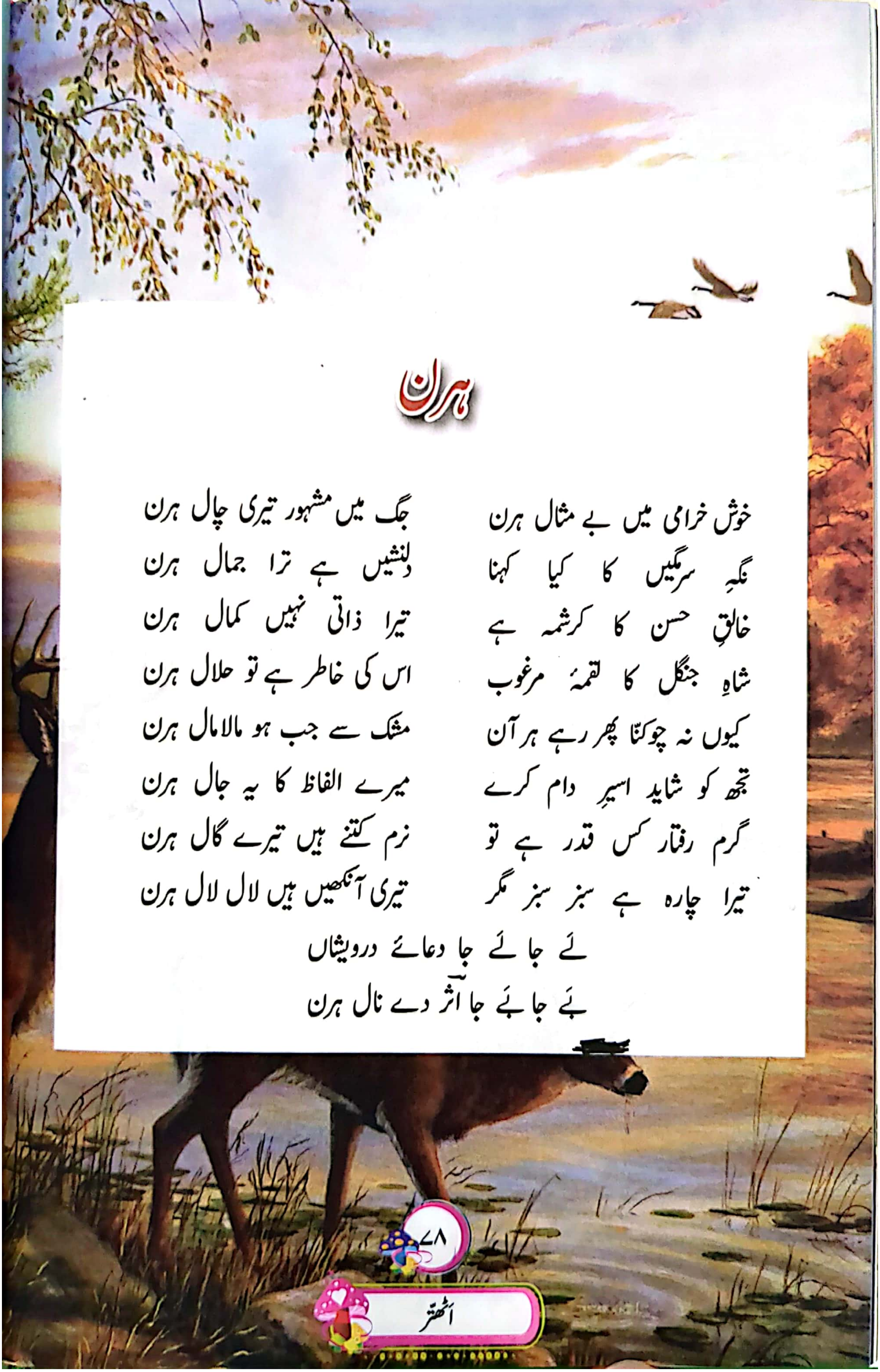

# ہرن

خوش خرامی میں بے مثال ہرن
جگ میں مشہور تیری چال ہرن

نگہِ سرگیں کا کیا کہنا
دلنشیں ہے ترا جمال ہرن

خالقِ حسن کا کرشمہ ہے
تیرا ذاتی نہیں کمال ہرن

شاہِ جنگل کا لقمۂ مرغوب
اس کی خاطر ہے تو حلال ہرن

کیوں نہ چوکنّا پھر رہے ہر آن
مشک سے جب ہو مالامال ہرن

تجھ کو شاید اسیرِ دام کرے
میرے الفاظ کا یہ جال ہرن

گرم رفتار کس قدر ہے تو
نرم کتنے ہیں تیرے گال ہرن

تیرا چارہ ہے سبز سبز مگر
تیری آنکھیں ہیں لال لال ہرن

لَے جائے جا دعائے درویشاں
بَے جا بَے جا آثر دے نال ہرن

# جگنو

اُجالے سے تو شرماتا ہے جگنو
اَندھیرے میں نظر آتا ہے جگنو

پہنچ جاتے ہیں منزل پر مسافر
کچھ ایسی راہ دکھلاتا ہے جگنو

نظر آتا ہے ان کو ایک کا دو
سو بھینگوں کو نہیں بھاتا ہے جگنو

کسی کے نور کا پرتَو ہے جب ہی
نظر سے نور برساتا ہے جگنو

مرا تیرا مشن ہے مشترک سا
ترا میرا جبھی ناتا ہے جگنو

سما جاتا ہے جب فکر و نظر میں
تخیل کو بھی چمکاتا ہے جگنو

اثرؔ جیسا نکما تو نہیں ہے
کسی کے کام تو آتا ہے جگنو

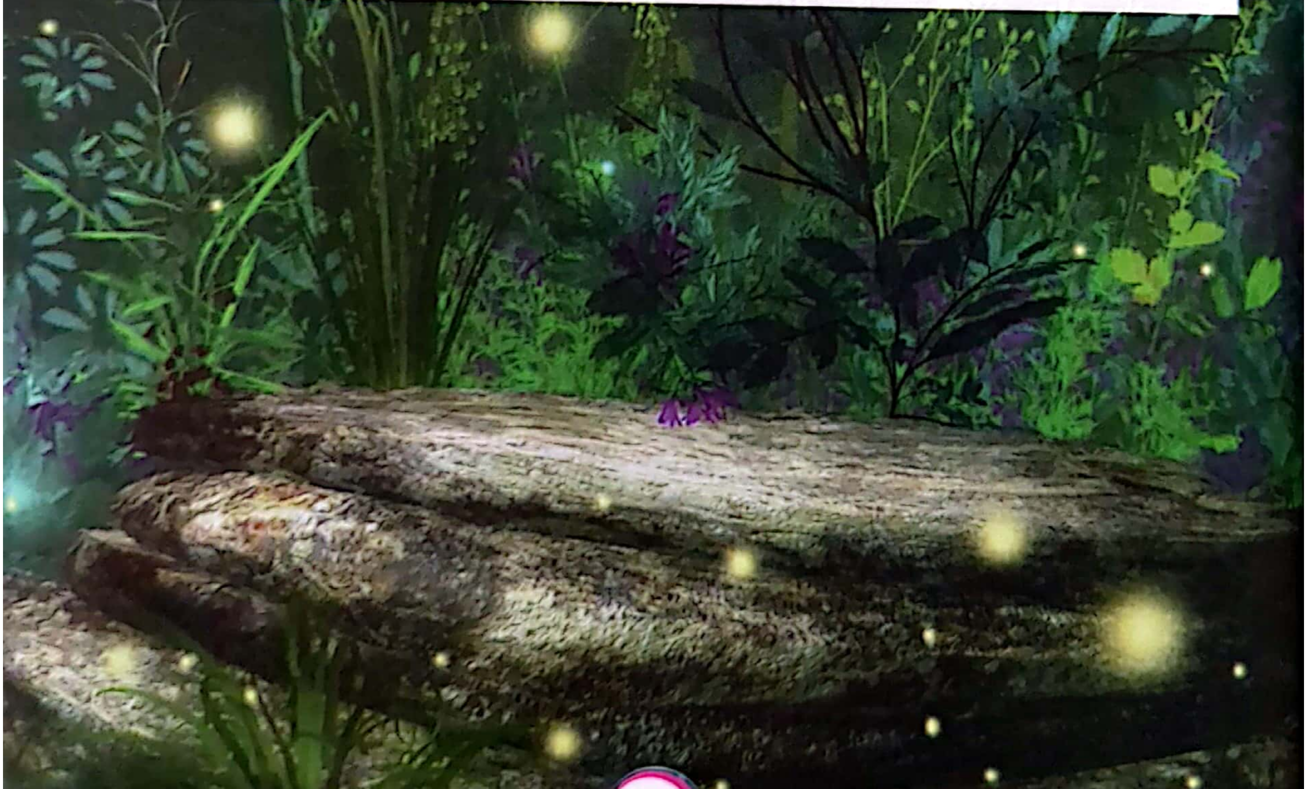

# خرگوش

نہ ہے سست کاہل نہ ہے ڈھیلا خرگوش
ہے مشہور دنیا میں پھرتیلا خرگوش

کوئی اس سے آگے نہیں دوڑ سکتا
لگاتا ہے جب ریس جوشیلا خرگوش

نہالے جو بھولے سے وہ بارشوں میں
تو روئی کا گالا لگے گیلا خرگوش

نہ لے جائے بلی کہیں تیرا کھانا
غذا اپنے مسکن میں جلدی لا خرگوش

سفید اور کالی گلابی سی رنگت
کہ ملٹی کلر ہے یہ رنگیلا خرگوش

پکڑ ہی لیا تجھ کو کچھوے نے آخر
نہیں کام آیا ترا حیلہ خرگوش

اسی کی سرنگوں میں تیرا محل ہے
نظر آ رہا ہے جو یہ ٹیلہ خرگوش

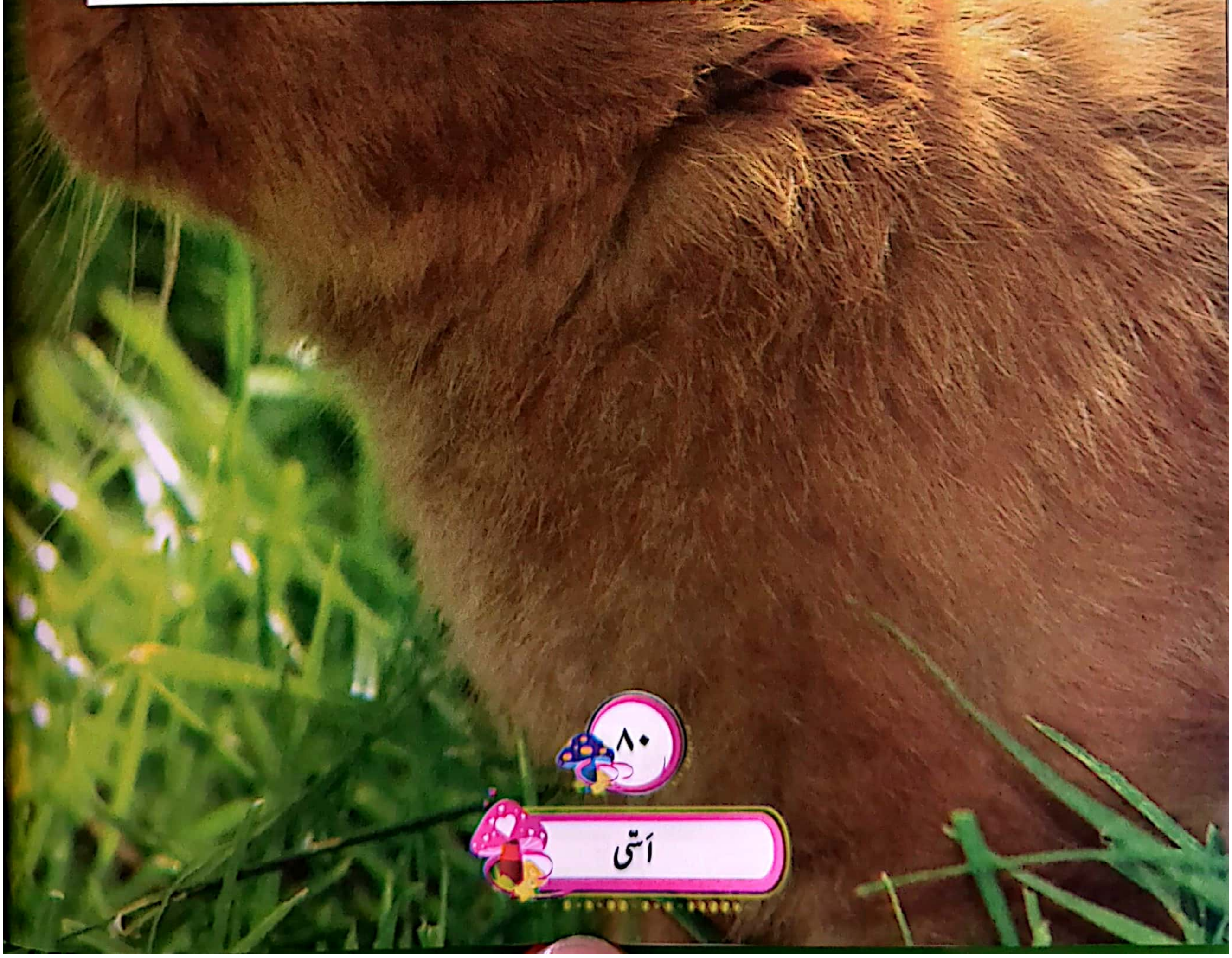

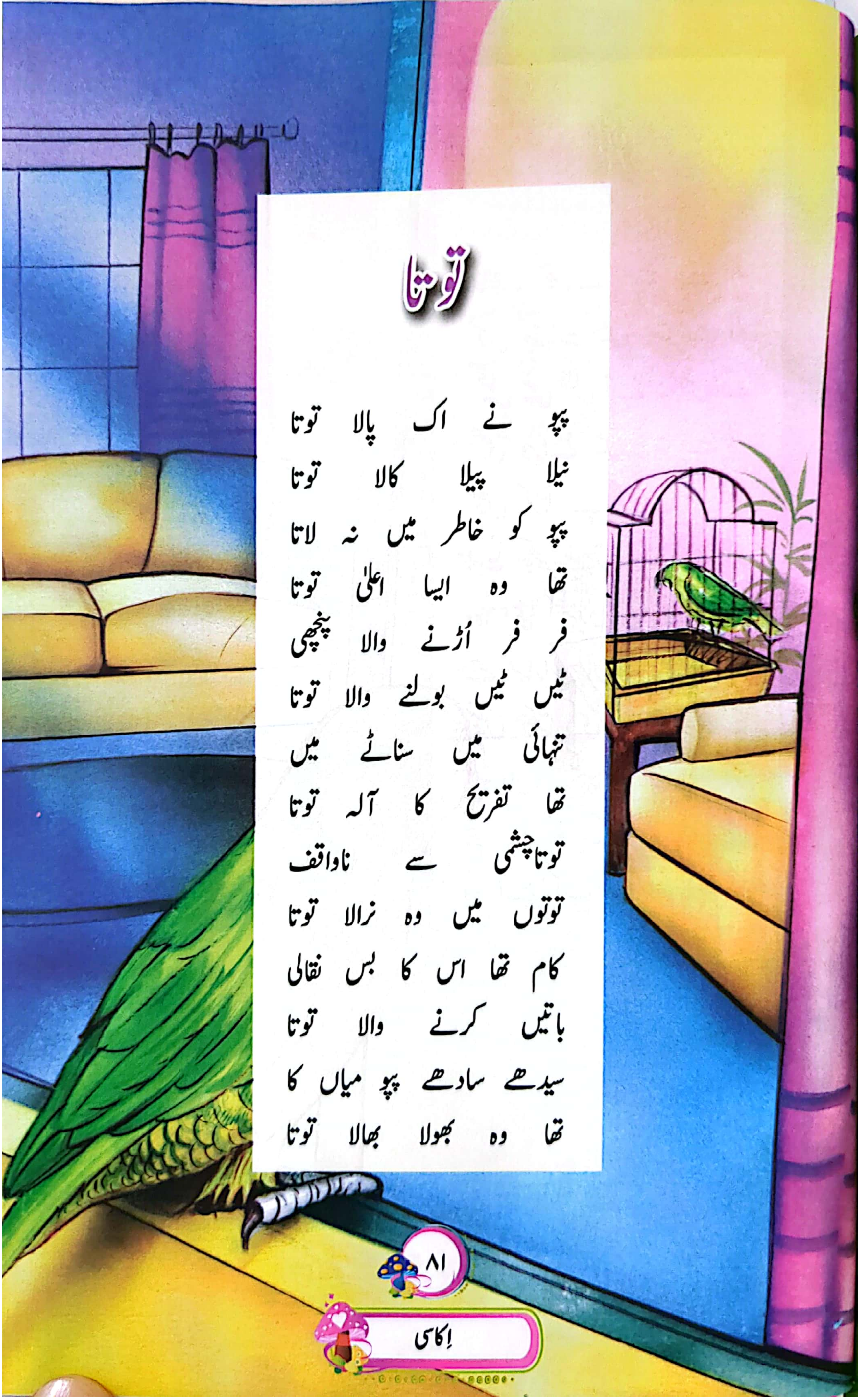

# توتا

پپو نے اک پالا توتا
نیلا پیلا کالا توتا
پپو کو خاطر میں نہ لاتا
تھا وہ ایسا اعلیٰ توتا
فر فر اُڑنے والا پنچھی
ٹیں ٹیں بولنے والا توتا
تنہائی میں سناٹے میں
تھا تفریح کا آلہ توتا
توتا چشمی سے ناواقف
توتوں میں وہ نرالا توتا
کام تھا اس کا بس نقالی
باتیں کرنے والا توتا
سیدھے سادھے پپو میاں کا
تھا وہ بھولا بھالا توتا

# اُلّو

مخالف تبصرے سہتا ہے اُلّو
نہیں جذبات میں بہتا ہے اُلّو
تخیل میں خلل آئے نہ اس کے
جبھی ویرانے میں رہتا ہے اُلّو
نہیں کرتا ہے کوئی کام لیکن
بہت کچھ سوچتا رہتا ہے اُلّو
وہ اپنی عقلمندی پر مُصِر ہے
جسے سارا جہاں کہتا ہے اُلّو
نہیں رکھتا کسی سے اختلافات
علمبردارِ یکجہتا ہے اُلّو
جو بیٹے کو کہے اُلّو کا پٹھا
وہ اپنے آپ کو کہتا ہے اُلّو

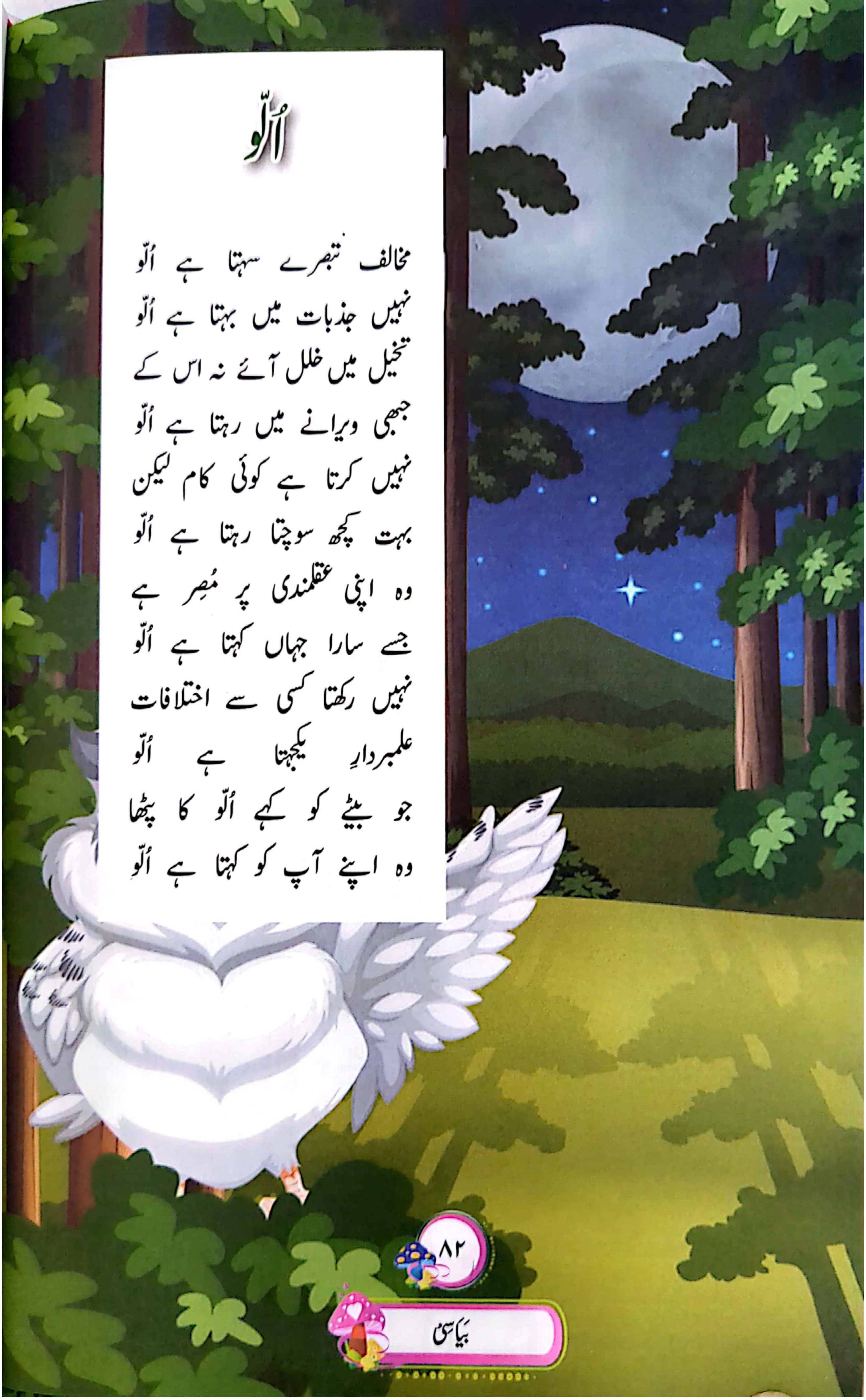

# بلی

یہ سچ ہے کہ پیٹ اپنا بھرتی ہے بلی
کچن کی صفائی تو کرتی ہے بلی

نہیں ہونے دیتی ہے ہرگز وہ کھڑ کھڑ
کہ کھڑکی سے جس دم اترتی ہے بلی

جہاں پر کہ دو چار کتے ہوں موجود
تو ایسی جگہ کب ٹھہرتی ہے بلی

کریں تاکہ تدفین، ''کے،ایم،سی'' والے
جبھی بیچ رستے میں مرتی ہے بلی

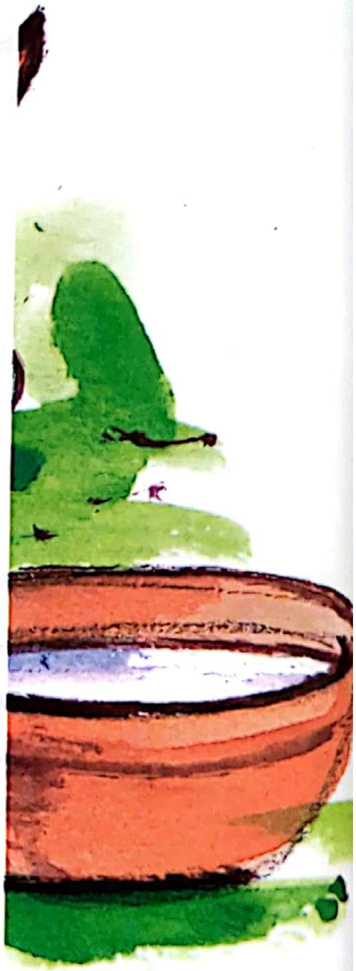

بڑی نسل کا جب نظر آئے چوہا
تو بچ کر وہاں سے گزرتی ہے بلی

میں آؤں، میں آؤں، میں آؤں، میں آؤں
اجازت طلب ایسے کرتی ہے بلی

بلا وجہ بلی سے ڈرتے ہیں بچے
حقیقت میں بچوں سے ڈرتی ہے بلی

# چھپکلی

مرے گھر کو سمجھی ہے گھر چھپکلی
اِدھر چھپکلی ہے اُدھر چھپکلی

تو کیونکر نہ اچھلے نہ کودے بھلا
جو گِر جائے انسان پر چھپکلی

تو مارو اسے اور کماؤ ثواب
نظر آئے تم کو جدھر چھپکلی

نہ چھوڑو کچن میں اسے بے مہار
سو ڈھونڈو گئی ہے کدھر چھپکلی

اسے لوگ دیتے ہیں گرگٹ کا نام
جو ہوتی ہے ملٹی کلر چھپکلی

جو انسان ہی خوف کھانے لگیں
تو کیونکر نہ ہو پھر نڈر چھپکلی

تو باجی کی فوراً نکل آئی چیخ
انہیں آئی جوں ہی نظر چھپکلی

بس اب شاعری چھوڑو، مارو اسے
نکل آئی ہے پھر اِدھر چھپکلی

# چیونٹی

غذاؤں میں نقصان کر دے چیونٹی
بشر کو پریشان کر دے چیونٹی

کوئی میزباں کب بلاتا ہے گھر میں
مگر خود کو مہمان کر دے چیونٹی

کسی سے چمٹ جائے گر سرخ والی
خطا اس کے اوسان کر دے چیونٹی

نہ بیٹھے یہ تھک کر، لے ہاتھی سے ٹکر
زمانے کو حیران کر دے چیونٹی

اگر غور صرف اس کی خلقت پہ کیجے
تو تکمیلِ ایمان کر دے چیونٹی

خدا بھیج دے طائرانِ حرم کو
اگر حج کا ارمان کر دے چیونٹی

تو رہ اِس کے گھر میں، نہ کاٹ اِس کو لیکن
اثر پر یہ احسان کر دے چیونٹی

# بھالو

غمِ زندگی کو بھلاتا ہے بھالو
کہ جب کھیل اپنا دکھاتا ہے بھالو

جبھی وزن اس کا ہے اتنا زیادہ
غذا خوب ڈٹ کر جو کھاتا ہے بھالو

اسے جبکہ بننا نہیں کوئی ہیرو
تو کیوں بال اتنے بڑھاتا ہے بھالو

بڑوں کو نہ بھائے اگرچہ تھرکنا
بہرحال بچوں کو بھاتا ہے بھالو

بھلا اس کا رونے سے کیا واسطہ ہے
مگرمچھ کے آنسو بہاتا ہے بھالو

نہیں غسل خانے کی حاجت اسے کچھ
کہ بارش کے بارش نہاتا ہے بھالو

بہت یاد آتے ہیں تب پاپ سنگر
اچھل کود کر جب دکھاتا ہے بھالو

حقیقت میں انسان کرتا ہے بزنس
بظاہر تو پیسے کماتا ہے بھالو

کبھی اس کی قدرت پہ بھی غور کرنا
اثر جو ہزاروں بناتا ہے بھالو

# لومڑی

گو چالاک کہلائے ہر لومڑی
حقیقت میں ہے کم نظر لومڑی

کہ چالاکی تو عقلمندی نہیں
سو دھوکے میں ہے سربسر لومڑی

بنا لے گا اک روز چارہ تجھے
کہ تیرا جو ہے چارہ گر لومڑی

جبھی چاپلوسی ہے اس کا شعار
مشیروں کی ہے پوسٹ پر لومڑی

نظر آتی ہے شہر میں اس کو موت
بناتی ہے جنگل کو گھر لومڑی

کسی جانور سے یہ مخلص نہیں
کہ ہے خود غرض جانور لومڑی

جبھی اس کا کردار مشکوک ہے
سکھاتی ہے شیروں کو شر لومڑی

ترقی نہیں اس کی تقدیر میں
کہ رہتی ہے وہ عمر بھر لومڑی

# باب المفرحات

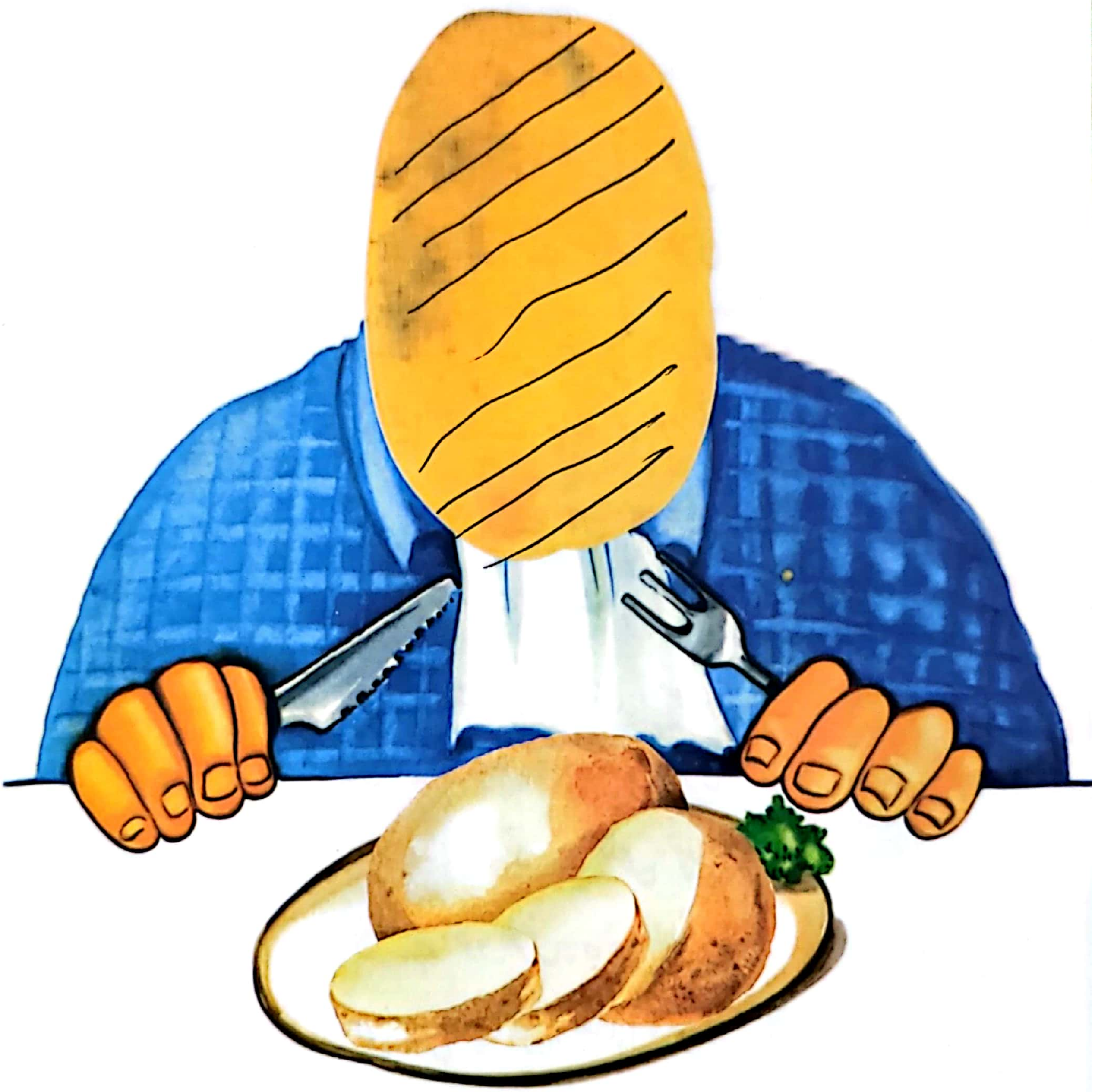

کھاؤ گے گر آلو تم
بن جاؤ گے بھالو تم

# آلو بھالو

کھاؤ گے گر آلو تم — بن جاؤ گے بھالو تم
کھیلو گے گر کرکٹ تم — ہو جاؤ گے گرگٹ تم
باندھو گے گر تم ٹائی — خوش ہوں گے سب عیسائی
پہنو گے گر شرٹ پتلون — وائٹ ہو جائے گا خون
دیکھو گے گر تم ٹی وی — ڈاؤٹ فل ہو گا سی وی
سنتے رہو گے گر گانے — ہو جاؤ گے دیوانے
پڑھتے رہو گے گر ناوِل — بن نہیں پاؤ گے قابل
ضائع کرو گے وقت اگر — پچھتاؤ گے وقتِ سفر

شاہیں بنو گر میرے لعل
حاصل ہو گا پھر اقبال

# اَنالوتی

پالتی ہے پنجرے میں پوتی
چڑیا مینا توتا توتی
بھائی جان نے مارا مجھ کو
مُنّی آئی روتی دھوتی
دادی جان کا چاند ہے پوتا
دادا جان کی جان ہے پوتی
بٹیا چیخے اماں اماں
بیٹھتی اٹھتی جاگتی سوتی
منّے میاں نے شور مچایا
کھاؤں گا میں اَنا لوتی
تالی کہتا ہے کالی کو
موٹی کو کہتا ہے موتی
کھوہ میں اپنی نادانی کی
کھو جاتے ہیں کھوتا کھوتی

# محترمہ ڈینگی

ہمیں لگتا ہے یہ محترمہ ڈینگی
ہمیں اب چین سے جینے نہ دیں گی

نہ جانے کتنی جانیں لے چکی ہیں
نہ جانے اور کتنی جانیں لیں گی

ہمارے جسم میں ہے خوں ہی کتنا
ہمارا اور کتنا خوں پئیں گی

جیو اور جینے دو کی ہیں مخالف
بشر کو مار کر خود بھی مریں گی

اُدھر دیکھیں اِدھر کو ڈنگ ماریں
یہ ڈینگی آنٹی شاید ہیں بھینگی

نہیں مرکز فقط پنجاب و کے پی
کئی ڈینگی کراچی میں بھی ہیں گی

علاج انسان کا مشکل ہوا ہے
دوائیں اس قدر ملتی ہیں مہنگی

# منے میاں کا تجزیہ

جگ میں آیا تو حیرت زدہ رہ گیا
سب کو پایا تو حیرت زدہ رہ گیا

جگ کے خالق نے تخلیق کے بعد جب
جگ دکھایا تو حیرت زدہ رہ گیا

رحمِ محدود سے اتنی ارضِ وسیع
سر اٹھایا تو حیرت زدہ رہ گیا

دھوپ دیکھی تو آنکھیں ہی چندھیا گئیں
چھایا سایہ تو حیرت زدہ رہ گیا

جب گیا گود میں خوب گرمی لگی
جب نہایا تو حیرت زدہ رہ گیا

دودھ پیتا رہا اک زمانے تلک
کھانا کھایا تو حیرت زدہ رہ گیا

میں جو رویا تو بھائی ہوا فکر مند
کِھلکھلایا تو حیرت زدہ رہ گیا

قاری صاحب نے تجوید سے قاعدہ
جب پڑھایا تو حیرت زدہ رہ گیا

# شرارت

نواسے میاں نے دکھائی شرارت
تو نانا میاں کو وہ بھائی شرارت

گئے بھانپ نانا نواسے کی سازش
جبینوں پہ جس دم سجائی شرارت

وہ کرتے ہیں تنگ امی جاں کو مسلسل
یہ بچوں کی ہے انتہائی شرارت

جو سچ پوچھئے تو وہ بچہ نہیں ہے
اگر اس کو کرنا نہ آئی شرارت

اگر جمع ہو جائیں بچے کہیں پر
تو کرتے ہیں پھر اجتماعی شرارت

ضعیفوں کو گر ڈانٹنے کا مرض ہو
تو دیتے ہیں بچے دوائی شرارت

جو سرزد ہوئی طفلِ معصوم سے تو
شرارت پہ خود مسکرائی شرات

شرارت جو نقصان پہنچائے گھر کو
ہمیں وہ نہ اک آنکھ بھائی شرارت

اثر ابا جاں سے پٹائی لگی جب
تو یاد آئی نانی بُھلائی شرارت

# بھوت

آدھی رات کو آیا بھوت
آ کر خود گھبرایا بھوت
ہم تھے سہمے سہمے سے
بھائی جان کو بھایا بھوت
دیکھو کرکٹ کھیلنے کو
ویسٹ انڈیز سے آیا بھوت
دیکھ کے میرا گہرا رنگ
آخر خود شرمایا بھوت
دل میں خوف بسا ہو تو
لگتا ہے ہر سایہ بھوت
یہ اک ٹھوس حقیقت ہے
ماہیّت میں مایہ بھوت
ابنِ چڑیل کا یہ ہے نسب
ابا جن ہیں تایا بھوت

# گزارش

ہرگز نہ مجھ سے اپنی عداوت نکالیے
پگڑی نہ میری برسرِ بازار اچھالیے
ہے ڈوبنے کو میری صحافت سنبھالیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

میں جانتا ہوں لکھنا نہیں آتا ہے مجھے
مجھ میں جو اک ادیب ہے اکساتا ہے مجھے
اب آپ اس ادیب کو ہرگز نہ ٹالیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

شائع ہو میرا خط یہ مجھے اشتیاق ہے
ردی کی ٹوکری کا ستم مجھ پہ شاق ہے
ردی کی ٹوکری ہی کو باہر نکالیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

کرتا ہوں میں بھی بچوں کے اسلام کا ادب
پر میں نہ چھپ سکا تو ہے کس کام کا ادب
اپنے ادب کو آپ ہی انکل سنبھالیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے



CamScanner

اب تک میں لکھ چکا ہوں کوئی سو پچاس خط
لیکن ہمیشہ توڑتا ہے میری آس خط
کم ہوں گے ساری دنیا میں مجھ سے مُلالیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

واضح جھلک رہا ہے اگر سچ پنا تو کیا
تحریر میں ہے میری اگر بچپنا تو کیا
آغوش میں ادب کی اسے آپ پالیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

گر جیب خرچ کی ہے ضرورت تو بولیے
بھر دوں گا سوٹ کیس ذرا لب تو کھولیے
اوروں کی اشاعت کے بھلا دام کیا لیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

اب ساری باتیں چھوڑ دیں اتنا بتائیں آپ
جب مجھ سے کر رہے ہیں مسلسل جفائیں آپ
جائے کہاں ادیب امیدِ وفا لیے
ردی کی ٹوکری میں مرا خط نہ ڈالیے

CamScanner